اللغة الأردية

حجۃ الوداع کے خطبے اور نصیحتیں

www.KitaboSunnat.com

تألیف

عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر

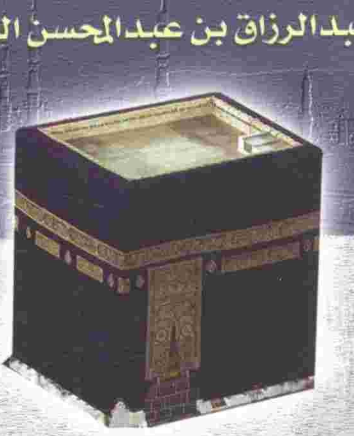

مترجم

محمد وسیم خان بن محمد نسیم خان

مراجعہ وتصحیح

الطاف الرحمٰن بن ثناء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
رحمن لائبریری
Cell:
03334554058
حافظ عبداللہ عزیز 0303-4807363

حجۃ الوداع کے خطبے اور نصیحتیں

تألیف

عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر

مترجم

محمد وسیم خان بن محمد نسیم خان

مراجعہ وتصحیح

ألطاف الرحمن بن ثناء اللہ

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ح عبدالرزاق عبدالمحسن العباد البدر، ١٤٢٧هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

البدر، عبدالرزاق بن عبدالمحسن العباد

خطب ومواعظ من حجة الوداع باللغة الاردية ./ عبدالرزاق
ابن عبدالمحسن العباد البدر.- المدينة المنورة، ١٤٢٧هـ

١٠٤ ص؛ ١٢×١٧ سم

ردمك: ٦ - ٩٨٨ - ٥٢ - ٩٩٦٠

١- الخطب الدينية ٢- الوعظ والإرشاد أ- العنوان

ديوي ٢١٣ ١٤٢٧/٣٥١٦

رقم الإيداع: ١٤٢٧/٣٥١٦

ردمك: ٦ - ٩٨٨ - ٥٢ - ٩٩٦٠

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى

١٤٢٧هـ - ٢٠٠٦م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا نام	حجۃ الوداع کے خطبے اور نصیحتیں
مصنف کا نام	د/عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر
مترجم کا نام	محمد وسیم خان بن محمد نسیم خان
مراجع کا نام	آلطاف الرحمٰن بن ثناء اللہ
طباعت	اول ۱۴۲۶ھ
کمپوزنگ	الطاف الرحمٰن بن ثناء اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین' والعاقبۃ للمتقین' واشھد أن لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ' واشھد أن محمدا عبدہ ورسولہ' صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین .

اما بعد !

حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریریں اور نصیحتیں بے شک بہت اہم اور بنیادی ہیں آپ نے اس میں مذہب اسلام کے اصول' بھلائی کی باتیں اور اچھے اخلاق کو بہت کھلے اور نصیحت بھرے الفاظ میں بیان فرمایا کیونکہ آپ کو جامع بات الو کمی حکمتیں مکمل خیر خواہی حسن بیان اچھے الفاظ اور فصاحت کلام سے نوازا گیا تھا نیز آپ بہت رحم دل بڑے شفقت والے بندوں کو فائدہ پہونچانے والے اور ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لانے کے بہت حریص اور خواہش مند تھے .اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿ لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم ﴾ [التوبۃ : ۱۲۸] .

,,تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں"۔

نیز اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

﴿ قد أنزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلو عليكم آيات الله مبينات ليخرج الذين آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الى النور ﴾ [الطلاق : ۱۰ - ۱۱]

"یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے یعنی رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے "۔

چونکہ حج بندوں کی نصح وارشاد اور خیر کی تعلیم کے لئے سب سے بہترین جگہ ہے کیوں کہ اس مبارک موقع سے مسلمان دور دراز سفر طے کر کے دنیا کے مختلف گوشوں سے اللہ رب العزت کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے' اس کے گھر کا رخ کرتے ہوئے' اس کی رحمت کی امید کے ساتھ اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے جمع ہوتے ہیں لہذا اس موقع پر ان کے لئے سب سے بہترین ہدیہ اور سب سے عمدہ فائدہ جس سے وہ بہرہ ور ہوں یہ ہے کہ وہ آپ کی ان باتوں کو جان لیں جو آپ نے ان مبارک جگہوں اور مقدس مقامات پر مسلمانوں کو الوداع کہتے ہوئے کہی تھیں اور ان نصیحتوں سے آگاہ ہو جائیں جو آپ نے اس موقع پر اپنی امت کو کی تھیں کیونکہ آپ سے بڑا دنیا میں کوئی ناصح نہیں چنانچہ آپ ایک پر خلوص ناصح مشفق مبلغ اور ایک حکیم مربی تھے؛ لوگوں کے سب سے زیادہ خیر خواہ بلکہ خیر خواہوں کے قدوہ اور تمام نیک بندوں کے لئے اسوہ اور نمونہ تھے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿ لقد كان لكم فى رسول الله اسوه حسنة لمن كان يرجوا الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرا﴾ [الأحزاب: ۲۱]

"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد کرتا ہے"۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس چھوٹی سی کتاب میں آپ ﷺ کی مبارک تقریروں اور قیمتی خطبوں کے بعض حصوں کو مختصر شرح کے ساتھ جمع کیا گیا ہے تہی دامنی کے باوجود حسب حاجت اس کے مقاصد واغراض پر بھی روشنی ڈال دی گئی ہے اس امید کے ساتھ کہ وعظ ونصیحت اور دعوت وارشاد کا کام کرنے والوں کے لئے ایک عمدہ توشہ ثابت ہو اور حج کے ایام کا خیال کرتے ہوئے میں نے اس کو تیرہ درسوں میں تقسیم کردیا ہے تاکہ حجاج کرام کو یومیہ درس کی شکل میں بآسانی پیش کی جاسکیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اسے نفع بخش اور بابرکت بنائے اور قبول عام عطا فرمائے، وہی حسن توفیق سے نوازنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی مدبر وکارساز نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے اور اللہ تعالی کی طرف سے صلاۃ وسلام نازل ہو ہمارے نبی محمد پر اور آپ کی آل پر اور تمام صحابہ کرام پر۔

تحریر کردہ

عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱)

حجۃ الوداع میں آپ ﷺ کے خطبوں کی قدر و قیمت

بلاشبہ بیان کے اعتبار سے سب سے شامل؛ نصیحت و خیر خواہی کے اعتبار سے سب سے مکمل خطبہ آپ ﷺ کا خطبہ ہے چنانچہ اللہ رب العزت نے آپ کے شاندار و عظیم الشان خطبوں میں حسن بیان و حسن افہام نیز ایجاز کو جمع کر دیا تھا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے کلام سے زیادہ عمدہ کسی بشر کا کلام سنا ہی نہیں گیا جو نفع کے اعتبار سے سب سے عام معنی کے اعتبار سے سب سے زیادہ فصیح الفاظ کے اعتبار سے سب سے سچا مقام کے اعتبار سے سب سے عمدہ مخرج کے اعتبار سے سب سے سہل فصاحت لسانی اور نصیحت و خیر خواہی کے اعتبار سے سب سے شامل ہو چنانچہ آپ کے کلام میں یہ خصوصیات و خوبیاں بدرجہ اتم واحسن موجود تھیں اور کیسے نہ ہوتیں جبکہ اللہ رب العزت نے آپ کو جوامع الکلم عطا فرمائے اور آپ کو خصوصی طور سے بہت سی حکمتوں سے نوازا' چنانچہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: (بعثت بجوامع الکلم) یعنی میں جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا ہوں [صحیح بخاری (۲۹۷۷)' صحیح مسلم (۵۲۳)]۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوامع الکلم کا مطلب ہمارے علم کے مطابق یہ ہے کہ بہت سارے امور و معاملات اور ڈھیر ساری باتیں جو آپ سے پہلے کتابوں میں لکھی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں اللہ تعالی آپ کے لئے ایک دو یا اس طرح کے معاملات میں جمع کر دیتا ہے .

جو شخص بھی آپ ﷺ کے خطبوں پر غور کرے گا ان میں وفا و خلوص اور نصح و بیان کی چاشنی پائے گا آپ اپنے خطبوں میں ہمیشہ مخاطبین کی ضرورت اور ان کی مصلحت کو ملحوظ رکھتے تھے البتہ آپ کی تقریریں اور آپ کی باتیں عام طور پر اللہ رب العزت کی حمد وثنا' اصول اسلام کی تعلیمات' جنت وجہنم اور آخرت کا ذکر' اللہ رب العزت کے تقوی کا حکم' اور اس کے غضب ورضا کے اسباب وعوامل پر مشتمل ہوتی تھیں.

نصح وارشاد رہنمائی اور تعلیم کے لئے حج ایک بہترین موقع اور ایک قیمتی وقت ہے کیونکہ بندوں کے دل اس موسم میں متوجہ اور ان کے نفوس مطمئن ہوتے ہیں نیز ان کے اندر خیر کی چاہت اور بھلائی کی تڑپ بھی شدید ہوتی ہے چنانچہ دعاۃ کے لئے کیا ہی عمدہ موقع ہے کہ ان کے جھود مبارکہ اس مبارک موسم میں اپنے رسول کی اقتدا کرتے ہوئے خیر خواہی وتعلیم اور ارشاد وتوجیہ میں بکثرت صرف ہوں اور ان کے کاموں کا محور اور ان کی نصیحتوں کا دار ومدار انہیں چیزوں پر ہو جنکی آپ نے دعوت دی اور جس کی طرف آپ نے رہنمائی فرمائی کیونکہ آپ ہی لوگوں کے سب سے زیادہ خیر خواہ بلکہ خیر خواہوں کے قدوہ اور رہنماؤں کے امام ہیں' اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

﴿ لقد كان لكم في رسول الله اسوه حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا ﴾ [الأحزاب: ٢١] .

,, یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد کرتا ہے'' .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حجۃ الوداع میں آپ کے خطبوں کی خاص اہمیت ہے کیونکہ یہ ایک الوداع کہنے والے شخص کی وصیتیں ہیں اور جدا ہونے والا شخص رخصت ہوتے وقت ان ساری چیزوں کو مختصرا کہہ اور کرلیتا ہے جو دوسرا نہیں کرسکتا ہے چنانچہ آپ نے اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا : (فإني لا أدري لعلي لا أحج بعد حجتي هذه) [صحیح مسلم (۱۲۹۷)] یعنی " مجھے نہیں معلوم کہ اس کے بعد میں پھر حج کرسکوں گا یا نہیں " پھر آپ لوگوں کو رخصت کرنے لگے تو لوگوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس خطبے کے بارے میں فرمایا: (فوالذی نفسی بیدہ انها لوصیته ﷺ الی امته) [صحیح بخاری (۱۷۳۹)] یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک یہ امت کے لئے آپ کی وصیت ہے.

اس خطبے کی اہمیت اور اس کی عظمت پر بہت ساری چیزیں دلالت کرتی ہیں ان میں چند درج ذیل ہیں :

۱ - اسی خطبے کے بعد آپ نے لوگوں کو الوداع کہا چنانچہ یہ ایک الوداع کہنے والے کی وصیت ہے جیسا کہ اس کی وضاحت گزر چکی ہے.

۲ - نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے خاموشی سے سننے کو کہا چنانچہ صحیحین میں جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں ان سے کہا: (استنصت الناس) [صحیح بخاری (۱۲۱)، صحیح مسلم (۶۵)] یعنی لوگوں سے خاموشی سے سننے کے لئے کہو لہذا یہ چیز اس خطبے کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جب آپ نے دیکھا کہ یہ خطبہ لوگوں کی فلاح و بہبودی اور دنیا و آخرت میں ان کی کامیابی پر مشتمل ہے تو یہ مناسب سمجھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ انہیں خاموشی سے سننے کا حکم دیں جو کہ علم وانتفاع اور پھر عمل وسر بلندی کا باعث ہے سفیان ثوری وغیرہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا : (أول العلم الاستماع ثم الانصات ثم الحفظ ثم العمل ثم النشر) یعنی ,,علم کی ابتداء سننا ہے پھر خاموشی کے ساتھ غور کرنا پھر یاد کرنا پھر عمل کرنا پھر اسے پھیلانا اور عام کرنا ہے''.

۳ - نبی اکرم ﷺ اپنے اس خطبے میں لوگوں کو سنانے کے لئے بلند وبالا اور دراز ہو کر خطاب کر رہے تھے چنانچہ مسند احمد میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ اپنی اونٹنی پر سوار کجاوے کے پائدان میں پاؤں رکھے لمبی اور بلند آواز میں کہہ رہے تھے : (ألا تسمعون ؟) [مسند احمد (۲۵۱/۵)' البانی نے سلسلہ صحیحہ (۸۶۷) میں اسے صحیح کہا ہے] کیا نہیں سن رہے ہو ؟

۴ - اس دن اللہ تعالی نے لوگوں کی قوت سماعت کو کھول دیا تھا اور اس میں غیر معمولی قوت پیدا کر دی تھی چنانچہ لوگ اپنے گھروں میں سن رہے تھے سنن نسائی میں عبد الرحمن بن معاذ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :(خطبنا رسول الله ﷺ بمنى ففتح الله أسماعنا ' حتى إن كنا لنسمع ما يقول ونحن في منازلنا) [سنن نسائی (۲۹۹۶)' البانی نے صحیح سنن نسائی (۳۴۰/۲) میں اسے صحیح کہا ہے] یعنی ,,رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منی میں خطاب کیا تو اللہ تعالی نے ہماری کانوں کو کھول دیا یہاں تک کہ ہم آپ کی باتوں کو اپنے گھروں میں سن رہے تھے''.

۵ - آپ نے ایک آواز پہنچانے والے کو متعین کر لیا تھا چنانچہ سنن ابی داود میں رافع بن عمرو مزنی سے مروی ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو منی میں خطبہ دیتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنا جب چاشت کا وقت خوب اوپر آچکا تھا آپ اپنے چتکبرے خچر پر سوار خطبہ کہہ رہے تھے اور علی رضی اللہ عنہ آپ کی باتوں کو لوگوں تک پہونچا رہے تھے جبکہ کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے [سنن ابوداود (۱۹۵۶)' البانی نے صحیح سنن ابوداود (۱/۵۴۹) میں اسے صحیح کہا ہے]۔

۶ - خطبہ میں آپ کا یہ کہنا (ألا ھل بلغت ؟) یعنی خبردار کیا میں نے پہونچادیا ؟ تو لوگوں نے جواب دیا (نعم) یعنی ہاں تب آپ نے فرمایا : (اللھم اشھد) [صحیح بخاری (۱۷۴۱)' صحیح مسلم (۱۶۷۹)] یعنی "اے اللہ تو گواہ رہ" اور اسے کئی بار کہا ۔

۷ - آپ ﷺ کا لوگوں کو یہ حکم دینا کہ حاضر غائب کو پہنچادے چنانچہ ابوبکرہ سے صحیحین میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا : (فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ أوعى من سامع) [صحیح بخاری (۱۷۴۱)' صحیح مسلم (۱۶۷۹)] یعنی ,,چاہئے کہ حاضر غائب کو پہونچادے کیونکہ بہت سے پیغام حاصل کرنے والے سننے والے سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ کرنے والا ہوتے ہیں" ۔

۸ - آپ ﷺ کا اپنے خطبے میں حث وتنبیہ اور جذب انتباہ کا اسلوب اختیار کرنا مثلاً آپ کا فرمانا (ألا ھل بلغت ؟) یعنی خبردار کیا میں نے پہونچادیا؟ (ألا ليبلغ الشاهد الغائب) یعنی خبردار! چاہئے کہ حاضر غائب کو پہونچادے (ألا فلا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض) یعنی آگاہ ہوجاؤ میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو اس طرح کا اسلوب آپ نے مختلف جگہوں پر اختیار فرمایا' اسی طرح تاثیر کا اسلوب بھی آپ نے اختیار کیا چنانچہ آپ نے فرمایا : (إن دماء كم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وأموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا)

[صحیح بخاری (۱۷۴۱)' صحیح مسلم (۱۶۷۹)] یعنی' بلاشبہ تم لوگوں کا خون اور تمہارے اموال تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں تمہارا یہ دن حرام ہے"۔

ان اسالیب میں جو قوت' تاثیر اور تنبیہ مضمر ہے وہ ناظرین وسامعین پر عیاں ہے۔

۹ - اس عظیم خطبے کے معانی ومضامین اور اس کے دلالات پر غور کرنا اس کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتا ہے کیونکہ آپ نے اس خطبے میں دین حنیف کے قواعد واصول کو بیان کیا اور شرک وجاہلیت کی بنیاد ڈھادی نیز ان تمام محرمات کو حرام قرار دیا جن کی تمام ملتوں نے تحریم کی ہے اس کے علاوہ ان تمام باتوں پر غور وفکر جن پر یہ عظیم خطبہ مشتمل ہے اس کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتا ہے جو ان شاء اللہ آگے آئیں گی۔

مذکورہ تمام باتیں نبی اکرم ﷺ کے حجۃ الوداع کے خطبوں کی اہمیت وعظمت پر دال اور اہتمام واعتناء کی متقاضی ہیں تاکہ چھوٹے بڑے تمام مسلمان مرد وعورت اس سے آگاہ اور مستفید ہوں؛ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کی بصیرت اور اپنے راستے کی ہدایت ورہنمائی عطا فرمائے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲)

یوم عرفہ کا خطبہ

حجۃ الوداع میں آپ کے خطبوں میں سے عرفہ کے دن کا عظیم خطبہ بھی ہے اس کا ذکر صحابی جلیل جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما کی اس طویل حدیث میں وارد ہے جس میں انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی مدینہ سے روانگی سے لیکر مدینہ واپسی تک حج کے پورے سفر کو مفصل طور پر بیان کیا ہے یہ عظیم حدیث ڈھیر سارے فوائد اور بہترین قواعد وضوابط اور عمدہ اصولوں پر مشتمل ہے امام مسلم نے اس مکمل حدیث کو اپنی کتاب صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کے ضمن میں جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :(حتـــى اذا زاغـــت الشمس أمر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادى فخطب الناس وقال : (إن دماء كم وأموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا ؛ ألا كل شىء من أمر الجاهلية تحت قدمى موضوع ؛ ودماء الجاهلية موضوعة ؛ إن أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا فى بنى سعد فقتلته هذيل ؛ وربا الجاهلية موضوع ؛ وأول ربا أضع ربانا؛ ربا عباس بن عبد المطلب ؛ فإنه موضوع كله ؛ فاتقوا الله فى النساء ؛ فإنكم أخذتموهن بأمان الله ؛ واستحللتم فروجهن بكلمة الله ؛ ولكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه؛ فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبرح؛ ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف؛ وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله ؛ وأنتم تسألون عني فما أنتم قائلون ؟) قالوا نشهد أنك قد بلغت وأديت ونصحت • فقال بأصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس (اللهم اشهد ؛ اللهم اشهد) ثلاث مرات ؛ ثم أذن ؛ ثم أقام فصلى الظهر ثم أقام فصلى العصر) [صحیح مسلم (۱۲۱۸)]

یعنی جب سورج مائل ہو گیا آپ اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر بطن وادی آئے اور وہاں لوگوں کو یہ کہہ کر خطاب فرمایا بیشک تمہارا خون تمہارے اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا آج کا یہ دن تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں حرام ہے؛ خبردار! جاہلیت کے تمام امور کو اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں جاہلیت کے خون کو میں ختم کرتا ہوں اور سب سے پہلا خون جس کو میں ختم کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جن کو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اس وقت قتل کر دیا تھا جب وہ قبیلہ بنی سعد میں شیر خوار تھے؛ اسی طرح جاہلیت کے تمام سود کو باطل قرار دیتا ہوں اور پہلا سود جس کو میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے بے شک یہ سب مکمل طور پر باطل اور مردود ہے ۔

عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالی سے ڈرو؛ تم نے انہیں اللہ کے عہد و پیمان سے لیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلام سے حلال کیا ہے ان کے اوپر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو تمہارے بستر پر نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مارو ایسی مار جو انہیں زخمی نہ بنا دے اور ان کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تم بھلائی کے ساتھ ان کے خوراک و پوشاک کا انتظام کرو ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ جب تک اسے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے اور یہ بھی جان لو کہ تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم لوگ کیا کہو گے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے پیغام پہونچا دیا اور حق ادا کر دیا اور بڑی خیر خواہی کی۔ اس پر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا' اے اللہ! گواہ رہنا' اے اللہ! گواہ رہنا۔

پھر اذان دلائی اقامت کہلوائی اور صلاۃ ظہر ادا کی پھر دوبارہ اقامت کہلوا کر صلاۃ عصر ادا کی۔

یہ عظیم خطبہ بہت بنیادی اصول وقواعد اور نہایت ہی پاکیزہ آداب واخلاق پر مبنی ہے علامہ ابن القیم نے اس خطبے کے اوصاف اور اس کے مضامین کو مختصراً یوں بیان کیا ہے: "آپ نے اپنی سواری سے لوگوں کو ایک عظیم الشان خطبہ دیا جس میں آپ نے اسلام کے اصول وقواعد پیش کیے اور شرک و جاہلیت کی بنیادوں کو ڈھا دیا اور ان تمام محرمات کو حرام قرار دیا جن کی حرمت پر تمام ملتوں کا اتفاق ہے یعنی جان مال اور عزت وآبرو۔ نیز اس خطبے میں آپ نے جاہلیت کے امور کو اپنے پاؤں تلے روند دیا اس کے تمام سودوں کو باطل قرار دیا عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی نیز ان کے حقوق وواجبات کو ذکر کیا بایں طور کہ مردوں پر عورتوں کو بھلائی کے ساتھ کھلانا اور پہنانا فرض ہے البتہ آپ نے اس کی تحدید نہیں کی اور مردوں کے لئے یہ جائز قرار دیا کہ وہ اپنی بیویوں کو اس صورت میں مار سکتے ہیں جب وہ کسی ایسے شخص کو گھر میں آنے دیں جسے شوہر ناپسند کرتا ہو؛ امت کو کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کی وصیت کی اور یہ بتلایا کہ ایسی صورت میں وہ ہرگز گمراہ نہیں ہونگے؛ پھر یہ بھی بتلایا کہ وہ آپ کے بارے میں پوچھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے اور اس پر بس نہیں کیا بلکہ ان سے جواب طلب کیا جس پر انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اس کی امانت کو احسن طریقے سے ادا کر دیا اور امت کی خیر خواہی کی؛ تب آپ نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر تین مرتبہ اللہ تعالی کو اس شہادت پر گواہ بنایا اور یہ بھی حکم دیا کہ حاضر غائب کو یہ باتیں پہنچا دے" [زادالمعاد (۲/۲۳۳)].

یہ خطبہ دین کے اہم ترین امور و آداب پر مشتمل ہے جو حدیث مذکور کی روشنی میں ترتیب کے ساتھ درج ذیل ہیں:

۱ – مسلمانوں کے جان و مال کی حرمت : چنانچہ آپ ﷺ نے اس کی حد درجہ تاکید کرتے ہوئے فرمایا: (ان دماءکم وأموالکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا) یعنی: "بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس مہینے میں اور اس شہر میں حرام ہے" اور تمام لوگ اللہ کے محترم شہر کی حرمت سے واقف اور اس کے قائل تھے اور ظاہر ہے کہ یہ حرمت حرام دن اور حرام مہینے میں مزید بڑھ جاتی ہے؛ اس لئے مسلمان کا خون اور اس کا مال بہت سخت حرام ہے جیسے مکہ کی حرمت یوم حرام اور ماہ حرام میں ہے چنانچہ یہ غور کا مقام ہے کہ مسلمان کے خون اور اسکے مال کی حرمت کس قدر عظیم اور شدید ہے .

۲ – تمام امور جاہلیت کو باطل قرار دینا : چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: (الا کل شیء من امر الجاهلیة تحت قدمی موضوع ؛ ودماء الجاهلیة موضوعة ؛ ان أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربیعةبن الحارث کان مسترضعا فی بنی سعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقتلته هذيل ؛ وربا الجاهلية موضوع ؛ وأول ربا أضع ربانا؛ ربا عباس بن عبد المطلب ؛ فانه موضوع كله) .

یعنی:"خبردار! جاہلیت کے تمام امور کو اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں جاہلیت کے خون کو میں ختم کرتا ہوں اور سب سے پہلا خون جس کو میں ختم کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جن کو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اس وقت قتل کر دیا تھا جب وہ قبیلہ بنی سعد میں شیر خوار تھے؛ اسی طرح جاہلیت کے تمام سود کو باطل قرار دیتا ہوں اور پہلا سود جس کو میں ختم کرر ہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے بے شک یہ سب مکمل طور پر باطل اور مردود ہے ".

چنانچہ آپ کے اس فرمان میں زمانہ جاہلیت کے تمام کام اور اس دور کی وہ خرید وفروخت جن کا استلام نہ ہوا ہو ان سب کا بطلان موجود ہے نیز یہ کہ اس دور کے واردات قتل پر قصاص بھی لغو اور باطل ہے .

امور جاہلیت سے متعلق آپ کا یہ فرمان : (تحت قدمي موضوع) کہ" وہ سب میرے پاؤں کے نیچے ہے" جاہلیت اور اس کے کاموں کے بطلان پر دلالت کرتا ہے نیز سود کے بارے میں آپ کا یہ فرمان : (انه موضوع كله) کہ" یہ سب ختم اور بے اعتبار ہے" اس کے ابطال پر دال ہے .

۳ ۔ عورتوں کے متعلق وصیت اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر ابھارنا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: (فاتقوا الله في النساء فانكم أخذتموهن بأمان الله ؛ واستحللتم فروجهن بكلمة الله ؛ ولكم عليهن أن لا يؤطئن فرشكم أحدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکرھونه؛ فان فعلن ذلک فاضربوھن ضربا غیر مبرح؛ ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف) .

یعنی آپ نے فرمایا:'' عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالی سے ڈرو؛تم نے انہیں اللہ کے عہدو پیمان سے لیا ہے اوران کی شرمگاہوں کواللہ کے کلام سے حلال کیا ہےان کے اوپر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کوتمہارے بستر پر نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہواگر وہ ایسا کریں توتم انہیں چوٹ لگاؤایسی چوٹ جوانہیں زخمی نہ بنادے اوران کاتمہارےاوپر یہ حق ہے کہ تم بھلائی کے ساتھ ان کے خوراک وپوشاک کا انتظام کرو '' .

آپ کے اس فرمان میں عورتوں کے حقوق کی رعایت اوران کے ساتھ حسن معاشرت کی وصیت ہے نیز عورتوں کے بارے میں وصیت ان کے حقوق کی رعایت اوراس میں عدم تقصیر کے سلسلے میں اور بہت ساری حدیثیں وارد ہیں .

۴ – کتاب اللہ کے سلسلے میں وصیت جسکو باطل چھونہیں سکتا جو کہ اس ذات کی طرف سے نازل شدہ ہے جوحکمت والی اورحمد وثنا کی سزاوار ہے' آپ ﷺ نے ارشادفرمایا :

(وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به کتاب الله) یعنی'' میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جارہاہوں کہ جب تک اسے پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے.'' چنانچہ قرآن ہدایت کا سرچشمہ ہے اللہ رب العزت نے اسے بندوں کے لئے ہرنفع بخش چیزاورسیدھے راستے کی طرف راہنما بنایا ہےاس کے ذریعہ اللہ کے نیک بندے حق وباطل ہدایت وگمراہی خیروشر کے درمیان تفریق کرتے ہیں چنانچہ جس نے اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو تھامے رکھا اس پر عمل کیا ہدایت یافتہ ہوگیا جس نے اس کو مضبوطی سے پکڑا گمراہ نہیں ہوگا جس نے اس کی اتباع کی شقاوت کا شکار نہیں ہوسکتا.

یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ آپ نے صرف کتاب اللہ پر اکتفا کیوں کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب اللہ سنت رسول کو شامل ہے چنانچہ جس نے سنت پر عمل نہیں کیا اس نے کتاب اللہ پر بھی عمل نہیں کیا' اسی طرح آپ کا مبارک فرمان (وانتم تسألون عنی فما أنتم قائلون ؟) کہ "تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم لوگ کیا کہو گے ؟" یہ بھی سنت پر عمل کرنے پر واضح انداز میں دلالت کرتا ہے .

۵- نبی اکرم ﷺ کا صحابہ کرام کو یہ خبر دینا کہ وہ آپ کے متعلق پوچھے جائیں گے اور پھر ان سے واضح طور سے جواب طلب کرنا کہ وہ جواباً کیا کہیں گے آپ ﷺ نے فرمایا : (وأنتم تسألون عنی فما أنتم قائلون ؟) قالوا : نشهد أنک قد بلغت وادیت ونصحت . فقال باصبعه السبابة یرفعها الی السماء وینکتها الی الناس : (اللهم اشهد ؛ اللهم اشهد) ثلاث مرات یعنی "تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم لوگ کیا کہو گے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے پیغام پہونچا دیا اور حق ادا کر دیا اور بڑی خیر خواہی کی ۔ اس پر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا' اے اللہ! گواہ رہنا' اے اللہ! گواہ رہنا".

آپ ﷺ کا اس فرمان: (وأنتم تسألون عنی) یعنی "تم سے میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق پوچھا جائیگا‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ تم سے میری رسالت کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ میں نے اسے پہنچایا کہ نہیں؟ اور آپ ﷺ کا اس فرمان : (فما أنتم قائلون ؟) کا مطلب یہ ہے کہ تم میرے بارے میں کیا کہو گے؟ اور حاضرین کے اس قول :(قد بلغت) کا مطلب یہ کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچادیا اور ان کے قول : (أديت) کا مطلب یہ کہ آپ نے امانت ادا کردی اور (نصحت) کا مطلب یہ کہ آپ نے امت کی خیر خواہی کی اور آپ ﷺ کے اس فرمان (اللهم اشهد) کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ اپنے بندوں پر گواہ رہنا کہ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں نے تیرا پیغام ان تک پہنچادیا اور تو گواہ کے اعتبار سے کافی ہے ۔

☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۴)

امور جاہلیت کا ابطال

گزشتہ صفحات میں حجۃ الوداع میں آپ ﷺ کا خطبہ مرقوم ہو چکا ہے' یہ وہ عظیم خطبہ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے مبارک دن صحابہ کرام کے گوش گذار کیا نیز اس عظیم خطبے کی اہمیت ومنزلت نیز اس کے مضامین کا اجمالی خاکہ بھی آپ کے نظر نواز ہوا اور جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ اس عظیم خطبے کے جملہ نکات ومندرجات میں سے ایک اہم چیز جاہلیت کے گمراہ کن اور انحراف زدہ اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے امور کا بطلان ہے جسے آپ نے اس عظیم خطبے میں پیش کیا اور اس کی تنفیذ کی آپ ﷺ نے فرمایا: (ألا كل شيء من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع ؛ ودماء الجاهلية موضوعة ؛ إن أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل ؛ وربا الجاهلية موضوع ؛ وأول ربا أضع ربانا؛ ربا عباس بن عبد المطلب ؛ فإنه موضوع كله) [جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث کا ایک ٹکڑا' صحیح مسلم (۱۲۱۸)].

یعنی آپ نے فرمایا ''خبردار! جاہلیت کے تمام امور کو اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں جاہلیت کے خون کو میں ختم کرتا ہوں اور سب سے پہلا خون جس کو میں ختم کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جن کو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اس وقت قتل کر دیا تھا جب وہ قبیلہ بنی سعد میں شیر خوار تھے؛ اسی طرح جاہلیت کے تمام سود کو باطل قرار دیتا ہوں اور پہلا سود جس کو میں ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کرر ہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے بے شک یہ سب مکمل طور پر باطل اور مردود ہے "۔

اس حدیث پر غور کرنے سے اس بدترین حالت اور بے انتہا بگاڑ کا اندازہ ہوتا ہے جو کہ اسلام سے پہلے لوگوں کے عبادات اور ان کے معاملات میں رائج تھا چنانچہ خون بہانا ارزاں تھا اموال لوٹے جاتے تھے عزتیں پامال کی جاتی تھیں جہالت اپنی انتہا اور گمراہی اپنی آخری حد کو چھورہی تھی یہی وجہ ہے کہ اللہ کے غیظ وغضب کے مستحق ہو گئے تھے ۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں فرمایا :(الا ان ربی أمرنی أن أعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا ' کل مال نحلته عبدا حلال' وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم ' وانهم أتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم' وحرمت علیهم ما احللت لهم' وامرتهم أن یشرکوا بی ما لم أنزل به سلطانا ' وان الله نظر الی أهل الأرض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من أهل الکتاب) [صحیح مسلم (۲۸۶۵)] یعنی "جان لو کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ آج کے دن جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے اس میں سے وہ چیزیں تمہیں بتاؤں جو تم نہیں جانتے ہو' ہر مال جو میں نے بندے کو عطا کیا ہے حلال ہے اور بے شک میں نے اپنے تمام بندوں کو فطرت سلیمہ پر پیدا کیا ہے' اور ان کے پاس شیاطین آئے اور انہیں ان کے دین سے بھٹکا دیا اور ان پر وہ چیزیں حرام کردیں جو میں نے حلال کی تھیں نیز انہیں میرے ساتھ شریک ٹھہرانے کا حکم دیا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری' اور اللہ تعالی نے اہل زمین کو دیکھا تو اہل کتاب کے باقی ماندہ چند لوگوں کے علاوہ سارے عرب وعجم کو ناپسند کیا اور ان پر غضب ناک ہوا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس دردناک حالت پر غور کریں دین اہل زمین پر ملتبس اور گڈمڈ ہو چکا تھا جہل وضلالت کا دور دورہ تھا رحمت وشفقت کا نام ونشان مٹ چکا تھا ظلم وسرکشی عام ہو چکی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے دین اسلام کو رحمت بنا کر بھیجا تاکہ تمام انسانیت کو ضلالت وپستی سے نکال دے اور خیر وبھلائی عام ہو جائے اور ہدایت ورہنمائی کی ضیا پارکرنیں سارے عالم کو منور کردیں.

ہاں یقیناً اسلام علم وروشنی' خیر وہدایت اور بھلائی وبلندی لیکر آیا نیز اس نے جاہلیت کی سفاہت اس کی گمراہی وانحراف ظلم وتاریکی کو ڈھا دیا چنانچہ لوگ اس کی دعوت وروشنی کی بدولت کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی میں داخل ہو گئے اور گمراہی اور تاریکی کی جگہ رشد وہدایت اور روشنی انکا مقدر بن گئی.

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿ قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلو عليكم آيات الله مبينات ليخرج الذين آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الى النور ﴾ [الطلاق : ۱۰-۱۱].

,, یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاردی ہے یعنی رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے ''.

حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام کا پیغام اس کی تعلیمات لوگوں کو ایسے وقت میں پہنچیں جبکہ وہ اس کے شدید حاجت مند تھے چنانچہ آپ اندازہ لگائیں کہ وہ کیسی زندگی بسر کررہے تھے' کوئی بتوں کی پوجا کررہا تھا تو کوئی آگ کی پرستش کو اپنا شعار بنائے ہوئے تھا کوئی ایسا بھی تھا جو ستاروں کو اپنا رب مان بیٹھا تھا اللہ رب العزت کے غیظ وغضب کے شکار یہ لوگ حیرانگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ودر ماندگی کی زندگی بسر کر رہے تھے نہ صحیح طور پر رب سے آشنا تھے جس کی عبادت کرتے اور نہ ہی یہ معلوم تھا کہ کیسے عبادت کریں' ہر آدمی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا تھا جسے جو چیز بھا جاتی اسی کی طرف دعوت دیتا اور مخالف سے برسر پیکار رہتا' چنانچہ حالت یہ تھی کہ زمین میں ایک گز ٹکڑا بھی ایسا نہ تھا جو رسالت کی کرنوں سے منور ہوا ایسی سنگین حالت میں اللہ تعالی نے اسلام کے ذریعہ بندوں کی مدد کی اور انہیں اس کے گھنے سائے میں پناہ دی' تاریکیوں کے بادل چھانٹ دئے مخلوق کو نئی زندگی بخشی' چنانچہ گمراہی کے بعد ہدایت عطا کی' جہالت کے بعد علم بخشا' قلت کے بعد فراوانی کی' ذلت کے بعد باعزت وسرخرو کیا محتاجگی وبھکمری کے بعد غنا ومالداری کی نعمت سے نوازا' بے بصیرت لوگوں کو بصیرت' بہروں کو سماعت اور مردہ دلوں کو زندہ دلی کی نعمت سے بہرہ ور کیا یہ سب کچھ اسی اسلام کی بدولت ہوا جس کو لیکر آپ ﷺ تشریف لائے۔

چنانچہ آپ نے لوگوں کو ان کے حقیقی رب سے ایسا عمدہ تعارف کرایا کہ شک کے سارے بادل ان سے چھٹ گئے نیز انہیں وہ راہ دکھائی جو ان کے رب اور اس کی خوشنودی اور اس کی جنت تک انہیں پہنچادے چنانچہ ہر بھلائی کا انہیں حکم دیا اور ہر برائی سے روکا اور بعد از مرگ اللہ رب العزت کے پاس حاضری اور دیگر پیش آنے والے حالات سے مکمل طور پر آگاہ کیا' چنانچہ اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ گمراہ دلوں کو ہدایت اور مریض دلوں کو شفا عطا کی اور جہالت کے بعد انہیں علم سے معمور کیا [ملاحظہ ہو: جلاء الافہام لابن القیم ص: ۱۹۲- ۱۹۵]۔

غور کریں اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی بعثت سے بندوں پر کتنا بڑا احسان کیا اور انہیں کتنی عظیم نعمت سے بہرہ ور فرمایا کیونکہ آپ کی بعثت سے جاہلیت کا قلعہ مسمار ومنہدم ہوگیا روشنی نازل ہوئی اور اسلام کی ضیا بار کرنوں سے تاریکی کے بادل چھٹ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اسلام کی عظیم عزت ورفعت اور بلندی پر غور کریں کہ اس مکہ کے اندر جہاں جاہلیت وگمراہی کی سطوت اور ضلالت وتاریکی کا بول بالا تھا آپ جہالت کی ہر گمراہی اور اس کے جملہ امور باطلہ کو اپنے پاؤں تلے روندرہے ہیں تاکہ اسلام کی روشنی اور اس کی ضیاباریں بلند اور جاہلیت وضلالت کے بت منہدم ومسمار ہو جائیں.

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے : ﴿ هو الذی أرسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علي الدین کله ولو کره المشرکون ﴾ [التوبة : ۳۳] .

,,اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک برا مانیں'' .

نیز ارشاد فرمایا : ﴿ لقد من الله علی المؤمنین اذبعث فیهم رسولا من أنفسهم یتلو علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمةوان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ﴾ [آل عمران : ۱۶۴] .

,,بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالی کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے'' .

نیز ارشاد فرمایا : ﴿ کما أرسلنا فیکم رسولا منکم یتلو علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمة ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون فاذکرونی أذکرکم واشکروا لی ولاتکفرون ﴾ [البقرة : ۱۵۱-۱۵۲].

,,جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو"۔

چنانچہ تمام تعریفات اللہ رب العزت کے لئے ہیں جس نے ہم مسلمانوں کو آپ کی بعثت کے ذریعے ان تمام گمراہیوں اور جہالتوں سے بچالیا اور ہمارے لئے رشد وہدایت نیز آسمانوں اور زمین کے مالک کے سامنے خضوع وخشوع کا باب وا کر دیا، یہی نہیں بلکہ اپنی اس شریعت مطہرہ کے ذریعے ہمیں دوسرے ادیان ومذاہب سے بے نیاز کر دیا یہ پاک شریعت حکمت وعمدہ نصیحت کی طرف دعوت، عدل واحسان کے حکم، برائیوں اور منکرات ظلم وزیادتی سے روکنے پر مشتمل ہے چنانچہ وہ نعمتیں جو ہمیں ملی ہیں سب اسی کے فضل وکرم اور احسان ومہربانیوں کی مرہون منت ہیں اور اسی سے امید کرتے ہیں کہ ہمیں تمام نعمتوں کے شکریے کی توفیق دے اور ہمارے لئے توبہ ومغفرت اور رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔

اسی طرح تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے اور اپنے معاشرے کی صلاح وفلاح وبہبودی کی خاطر اسلام کی سنتوں اور اس کے صراط مستقیم پر گامزن رہتے ہوئے ان نعمتوں کی قدر کریں ان کی حقیقت ومنزلت کو جاننے کے ساتھ ساتھ ان پر محافظت کریں اور اپنے اعمال کے ذریعے ان کی برابر حفاظت کرتے رہیں، جاہلیت کے اعمال وامور اس کی جہالت وسفاہت ضلالت وگمراہی سے بچتے رہیں تا کہ اللہ رب العزت کی خوشنودی ورضا جوئی کا حق دار ٹھہریں نیز اس کے غیظ وغضب کا شکار نہ ہوں۔

حدیث پاک میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (أبغض الناس إلى الله ثلاثة ملحد في الحرم ومبتغ في الإسلام سنة الجاهلية ومطلب دم امرئ بغير

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق ليهريق دمه) [صحیح بخاری (۶۸۸۲)] یعنی "لوگوں میں سے تین لوگ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند ہیں جو حرم میں الحاد کرے اور جو اسلام میں جاہلیت کے طریقوں کو تلاش کرے اور جو ناحق کسی آدمی کی خونریزی کا طالب ہو" اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ۔

یہاں اس موضوع سے متعلق ایک نہایت اہم اور مفید کتاب کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا وہ کتاب (المسائل التي خالف فيها رسول الله أهل الجاهلية) ہے جس کی مجدد الامۃ شیخ الاسلام علامہ محمد بن عبدالوہاب نے تالیف فرمائی ہے چنانچہ ہر مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ وہ اس بیش بہا کتاب سے فائدہ اٹھائے' اسی کے پیش نظر مؤلف اس کتاب کے مقدمے میں فرماتے ہیں" یہ وہ امور ہیں جن میں آپ ﷺ نے ان اہل جاہلیت کی مخالفت کی ہے جو کہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب دونوں میں سے تھے چنانچہ ان امور کا جاننا ہر مسلمان پر واجب ہے اور کسی کو ان کی معرفت کے بغیر چارۂ کار نہیں" ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ انہیں جزائے خیر دے اور ہمیں ان کے علم اور نصیحتوں سے فائدہ پہنچائے نیز جاہلیت کے راستوں سے اور اہل ضلالت کے طور طریقوں سے ہمیں محفوظ رکھے بے شک اس کی پاک اور منزہ ذات سے ہی مانگنے اور سوال کرنے کے لائق ہے ۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴)

عورتوں کے متعلق آپ ﷺ کی وصیت

منجملہ امور میں سے جو آپ نے عرفہ کے خطبے میں ذکر کیا عورتوں کے متعلق آپ کی جامع وصیت ہے جس میں آپ نے ان کے حقوق کی رعایت' ان کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاشرت کا حکم دیا چنانچہ آپ نے فرمایا: (فاتقوا الله في النساء فإنكم أخذتموهن بأمان الله ، واستحللتم فروجهن بكلمة الله ، ولكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه ، فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ، ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف) [صحیح مسلم (۱۲۱۸)' جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث].

یعنی آپ نے فرمایا: '' عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالی سے ڈرو! تم نے انہیں اللہ کے عہد و پیمان سے لیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلام سے حلال کیا ہے ان کے اوپر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو تمہارے بستر پر نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مارو ایسی مار جو انہیں زخمی نہ کر دے اور ان کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تم بھلائی کے ساتھ ان کے خوراک و پوشاک کا انتظام کرو '' .

یہ ایک عظیم وصیت ہے جس پر عمل کرنا تقوی کی علامت ہے کیونکہ آپ نے فرمایا :

(فاتقوا الله في النساء فإنكم أخذتموهن بأمان الله) یعنی'' عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالی سے ڈرو! تم نے انہیں اللہ کے عہد و امان کے ذریعے اپنی ماتحتی میں لیا ہے'' اس کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ وہ ایذا رسانی سے محفوظ رہیں کیونکہ وہ اللہ کے امان کے ذریعہ مومنوں کے پاس مامون ہیں .

اور آپ کا یہ فرمان : (واستحللتم فروجهن بكلمة الله) یعنی "تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلام سے حلال کیا ہے" یعنی اس کے حکم اس کی تشریع اور تحلیل کی بنا پر ایسا ہوا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے : ﴿ فانكحوا ما طاب لكم من النساء ﴾ [النساء : ۳] یعنی "عورتوں میں جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو" .

چنانچہ غور کریں ' ایک مسلمان عورت کے لئے یہ کتنا بلند مقام ہے اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس عظیم موقع پر اس عظیم خطبے میں اس کے سلسلے میں خصوصی وصیت فرمائی اور ان کے حقوق بیان فرمائے نیز ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا پھر آپ نے اس کے علاوہ بھی مختلف جگہوں پر عورتوں کے سلسلے میں وصیت فرمائی ہے چنانچہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (استوصوا بالنساء فإن المرأة خلقت من ضلع ' وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه ' فإن ذهبت تقيمه كسرته ' وإن تركته لم يزل أعوج ' فاستوصوا بالنساء) [صحیح بخاری (۳۳۳۱) ' صحیح مسلم (۱۴۶۸)] یعنی "عورتوں کا اہتمام اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپری حصہ سب سے ٹیڑھا ہوتا ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو توڑ دوگے اور اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی چنانچہ بہتر یہی ہے کہ عورتوں کے ساتھ رعایت اور حسن سلوک کرو" .

لہذا ہر مسلمان عورت کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ وہ اسلام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سایۂ عاطفت میں ایک باعزت جاہ وحشمت سے پر زندگی بسر کرتی ہے جہاں اس کے شرعی حقوق کی مکمل رعایت کی جاتی ہے چنانچہ اس کی زندگی اس عورت کی زندگی سے بالکل مختلف ہوتی ہے جو زمانہ جاہلیت کے سائے میں زندگی بسر کر رہی تھی پھر جو بھی شخص بنظر انصاف مسلمان عورت کی اسلامی تعلیمات نیز اس کی رہنمائی کے سائے میں بسر ہونے والی زندگی پر غور کریگا اچھی طرح یہ بات اس کی سمجھ میں آ جائے گی کہ اسلام عورت کو پستی سے نکالنے اور فساد کی زندگی سے نجات دہندگی کا نام ہے کیونکہ درحقیقت اسی کے سائے میں ایک عورت عزت وعفاف' پاکیزگی وطہارت' شرم وحیا' باحجاب' محفوظ اور بلند مرتبت زندگی گزار سکتی ہے پھر یہ چیز عورتوں کی اسلامی زندگی اور ان کی جاہلیت کی زندگی میں موازنہ کرنے سے مزید واضح ہوجاتی ہے کہ ان کے ساتھ تعامل شادی بیاہ وغیرہ کے رسوم میں دونوں زندگیوں میں کتنا عظیم اور واضح فرق پایا جاتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح کے نکاح ہوتے تھے' ان میں ایک نکاح تو یہی ہے جو آج رائج ہے کہ آدمی کسی آدمی کو اس کی لڑکی یا اس کی ماتحتی میں رہنے والی کسی لڑکی کے سلسلے میں پیغام دیتا ہے پھر مہر کے بعد اسے اپنے نکاح میں لے لیتا ہے اور دوسرا نکاح اس طرح تھا کہ اس کی بیوی جب حیض سے پاک ہوجاتی تو اس سے کہتا فلاں کے پاس جاؤ اور اس کے پاس رہ کر اس سے مباشرت کروتا کہ لڑکا ہو پھر آدمی اپنی بیوی کو اس وقت تک چھوڑے رکھتا جب تک کہ اس شخص سے حمل ظاہر نہ ہوجائے جس سے اس نے مباشرت کی ہے اور جب حمل ظاہر ہوجاتا اگر اس کے شوہر کو رغبت ہوتی تو وہ اس سے جماع کرتا' یہ طریقہ بچے کی نجابت کی خاطر اختیار کیا جاتا تھا اور اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا جاتا تھا اور تیسرا نکاح اس طرح ہوتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک جماعت جس کی تعداد دس سے کم ہوتی تھی کسی عورت کے پاس آتے اور سب اس سے جماع کرتے پھر جب وہ حمل کے مراحل سے گزر کر وضع حمل تک پہنچتی تو ایک رات کے بعد سب کو بلاتی اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ انکار کرے چنانچہ سب اکٹھا ہوتے اور ان میں سے کسی ایک کو حسب منشاء وہ کہتی کہ اے فلاں یہ تمہارا بیٹا ہے چنانچہ وہ اس کا بیٹا مان لیا جاتا اور وہ اسی کی طرف بلا چون وچرا منسوب ہو جاتا اور چوتھے نکاح کی صورت کچھ اس طرح تھی کہ بہت سارے لوگ ایک عورت کے پاس آتے اور وہ کسی کو نہ روکتی کیونکہ یہ زانیہ عورتیں ہوتی تھیں جنہوں نے اپنے دروازوں پر جھنڈے نصب کر رکھے ہوتے تھے تاکہ لوگ جان لیں کہ یہ زانیہ عورتیں ہیں تاکہ حسب رغبت ان کے پاس آکر اپنی حاجت پوری کریں اور جب ان میں سے کوئی حمل سے گزر کر ولادت تک پہنچ جاتی تو جن لوگوں نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے سب کو اکٹھا کیا جاتا اور قیافہ شناس کو بلایا جاتا پھر اس قیافہ شناسی کی روشنی میں بچے کو کسی ایک کے حوالے کر دیا جاتا اور وہ بلا چون وچرا اسے اپنا بیٹا تسلیم کر لیتا اور انکار کی جرأت بالکل نہ ہوتی۔ چنانچہ جب اسلام کی روشنی آئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ نے آج رائج شدہ نکاح کے علاوہ جاہلیت کے سارے نکاح ختم کر دیئے اور ان رسومات کو ڈھا دیا" عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات یہاں تک پوری ہوگئی [صحیح بخاری (۵۱۲۷)]۔

عورت کو زمانہ جاہلیت میں جانوروں چوپایوں اور دیگر ساز وسامان کی طرح خریدا اور بیچا جاتا تھا اور زبردستی شادی اور زنا کرانے پر مجبور کی جاتی تھی اور اسے اور اس کے مال کو بطور میراث لے لیا جاتا تھا البتہ وہ کسی کا وارث نہیں بنتی تھی اور لوگ اسے اور اسکے مال کو اپنی ملکیت بنا لیتے تھے لیکن وہ حق ملکیت سے محروم تھی اور جو لوگ اسے حق ملکیت دیتے تھے ان میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثر و بیشتر لوگ اس ملکیت میں اسے حق تصرف سے محروم رکھتے تھے اور اپنی ملکیت کو بھی بغیر مرد کی اجازت کے قطعاً خرچ نہیں کر سکتی تھی اس طرح عورت کے مال میں تصرف کا اختیار اس کے بجائے شوہر کو دیا جاتا تھا' یہ زمانہ جاہلیت کے ظلم وزیادتی کی چند جھلکیاں ہیں علاوہ ازیں اور کتنے مظالم تھے جو عورتوں پر روا رکھے جاتے تھے جنہیں عورتوں کی نازک اور کمزور ذات جھیلتی اور اس کے کڑوے گھونٹ بکراہت اپنے حلق سے نیچے اتارتی تھی پھر اللہ رب العزت نے دین اسلام کے ذریعہ اسے ان تمام مظالم اور تاریکیوں سے باہر نکال دیا اور ہر قسم کی ظلم وزیادتی سے نجات دلائی.

بے شک دین اسلام نے اپنے درست ہدایات' روشن تعلیمات اور پر حکمت ارشادات وتوجیہات کے ذریعہ مسلمان عورت کی مکمل حفاظت کی ہے' اس کی عزت وآبرو کو محفوظ کیا ہے' اس کی باعزت وباسعادت زندگی کی کفالت کی ہے اور اس کے لئے ایک ایسی شاندار و پرسکون زندگی کے اسباب مہیا کیا ہے جو شبہات وخرافات کی جگہوں سے دور اور شر وفساد اور فتنوں اور آزمائشوں سے بعید تر ہے' اسی لئے اسلامی تعلیمات عورت کے امن وامان کے لئے اساس واصل کا درجہ رکھتے ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تمام معاشرے اور سوسائٹی کے لئے اسلامی تعلیمات وتوجیہات امن وامان نیز ایسی پرسکون زندگی کا باعث ہیں جو فتنہ وفساد اور مصائب وآزمائش سے پاک ہے اور جب عورتوں سے متعلق اسلامی تعلیمات کسی معاشرے سے رخصت ہو جاتی ہیں تو فساد وبگاڑ اور مصائب وپریشانیاں اسے اپنی آماجگاہ بنالیتی ہیں تاریخ کے اوراق اس بات پر گواہ ہیں جو شخص تاریخ کے پھیلے ہوئے اوراق کو بنظر غائر دیکھے گا اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جائیگی کہ تہذیبوں کے زوال' معاشروں اور سوسائٹیوں کے انحلال' اخلاقی بگاڑ' رذیل اور گھٹیا چیزوں کے رواج' جرائم کے انتشار کا سبب عورت کا اسلامی بابرکت تعلیمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و پر حکمت توجیہات سے انحلال وانحراف ہے.

اس لئے ہر مسلمان عورت پر واجب ہے کہ شرح صدر کے ساتھ اور پورے طیب قلب سے اسلامی تعلیمات کو قبول کرے اور اس پر اچھی طرح عمل کرتی رہے تا کہ نہ صرف ایک پر سکون زندگی اسکا مقدر بنے بلکہ اپنے رب کی رضا و خوشنودی اور دینا و آخرت کی سعادت و کامرانی سے بھی سرفراز ہو اور اسی طرح وہ لوگ جو عورتوں کے سرپرست و ذمہ دار ہیں ان پر بھی واجب ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت اور اس کے اجر و ثواب کے حصول اور اس کے تقوی کے بموجب ان کی اچھی تربیت کریں انہیں اسلامی آداب و تعلیمات سے روشناس کرائیں ان کی عزت و تکریم اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں کیونکہ یہ عین اللہ کی اطاعت اور اس کے ثواب کے حصول کا باعث ہے اور یہی اس کے تقوی کا تقاضا بھی ہے، صرف اللہ ہی کا سہارا ہے اس کے سوا کوئی رب نہیں اس کی توفیق کے بغیر ساری قوت و طاقت ہیچ ہے .

☆☆☆

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵)

مسلمانوں کے جان مال اور ان کی عزت وآبرو کی تحریم

صحیحین وغیرہ میں یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے یوم النحر کو خطبہ دیا اور جس چیز پر اس خطبے میں سب سے زیادہ زور دیا وہ مسلمانوں کے جان مال اور ان کی عزت وآبرو کی حرمت تھی اس سلسلے میں کئی حدیثیں مختلف صحابہ کرام سے مروی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنھما کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن لوگوں کو یہ کہتے ہوئے خطاب فرمایا: (یا أیها الناس، أي یوم هذا؟ قالوا: یوم حرام. قال: فأي بلد هذا؟ قالوا: بلد حرام. قال: فأي شهر هذا؟ قالوا: شهر حرام. قال: فإن دماء کم وأموالکم وأعراضکم حرام کحرمة یومکم هذا، في بلدکم هذا، في شهرکم هذا، فأعادها مرارا ثم رفع رأسه فقال: اللهم هل بلغت؟ اللهم هل بلغت؟ قال ابن عباس رضي الله عنهما: فوالذي نفسي بیده إنها لوصیته إلی أمته، فلیبلغ الشاهد الغائب، لا ترجعوا بعدي کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض) [صحیح بخاری (۱۷۳۹)].

یعنی آپ نے فرمایا: '' اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا یہ حرمت والا دن ہے، آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ حرمت والا شہر ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ تب آپ نے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

: بے شک تمہارے خون' تمہارے اموال' اور تمہارے عزت وناموس کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے. آپ نے اسے کئی بار کہا پھر آپ نے سر کو بلند کر کے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا؟" ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک یہ آپ کی اپنے امت کو ایک عظیم وصیت ہے "حاضر غائب کو پہنچا دے' تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے .

ابو بکرہ نفیع بن الحارث ثقفی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں یہ کہہ کر خطاب فرمایا :(أتدرون أي يوم هذا ؟ قلنا: الله ورسوله أعلم. فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه' قال : أليس يوم النحر؟ قلنا: بلى. قال : أي شهر هذا ؟ قلنا: الله ورسوله أعلم. فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه' فقال: أليس ذو الحجة ؟ قلنا : بلى. قال : أي بلد هذا ؟ قلنا: الله ورسوله أعلم. فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه' قال : أليست بالبلدة الحرام ؟ قلنا : بلى . قال : فإن دماء كم وأموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا' في شهر كم هذا' في بلدكم هذا إلى يوم تلقون ربكم' الا هل بلغت ؟ قالوا: نعم. قال: اللهم اشهد فليبلغ الشاهد الغائب' فرب مبلغ أوعى من سامع' فلا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض) [صحیح بخاری (۱۷۴۱)' صحیح مسلم (۱۶۷۹)] .

یعنی آپ نے فرمایا:" کیا جانتے ہو یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے کہا : اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسرے نام سے موسوم کریں گے؛ آپ نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا : کیوں نہیں؛ آپ نے فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا : اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اسے کسی دوسرے نام سے موسوم کریں گے؛ آپ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں؛ آپ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے کہا : اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اسے کسی دوسرے نام سے موسوم کریں گے؛ آپ نے فرمایا: کیا یہ حرمتوں والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں؛ تب آپ نے فرمایا: جان لو کہ تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزت و آبرو کی حرمت بھی قیامت تک ایسے ہی ہے جیسا کہ آج کے دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے. خبردار! کیا میں نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا؟ سبھوں نے کہا ہاں. آپ نے فرمایا: اے اللہ تو گواہ رہ. تم میں سے جو شخص حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے کیونکہ بہت سے غائب جن کو پیغام پہنچایا جاتا ہے سامع سے زیادہ با سمجھ ہوتے ہیں؛ میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"

یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی اس کو امام بخاری و امام مسلم نے روایت کیا ہے.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منی میں فرمایا:

(أي يوم هذا؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، فقال : فإن هذا يوم حرام، أفتدرون أي بلد هذا؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال : بلد حرام، أفتدرون أي شهر هذا؟ قالوا : الله ورسوله أعلم، قال: شهر حرام، قال : فإن الله حرم عليكم دماء كم وأموالكم وأعراضكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحیح بخاری (۱۷۴۲)] .

یعنی آپ نے فرمایا: " یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؛ آپ نے فرمایا: یہ حرمت کا دن ہے؛ کیا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا :اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؛ آپ نے فرمایا: یہ حرمت والا شہر ہے؛ کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؛ آپ نے فرمایا: یہ حرمتوں والا مہینہ ہے؛ تب آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالی نے تم پر تمہارے خون مال اور عزت وآبرو کو اسی طرح حرام کردیا ہے جیسا کہ آج کے دن کی حرمت اس ماہ حرام اور اس شہر حرام میں ہے" اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے .

جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں ان سے کہا (استنصت الناس) کہ "لوگوں کو خاموش کرو" اس کے بعد آپ نے فرمایا: (لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض) [صحیح بخاری (۱۲۱)، صحیح مسلم (۶۵)] یعنی" تم میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو" مذکورہ بالا احادیث نبویہ کے علاوہ اس معنی کی بکثرت احادیث موجود ہیں.

چنانچہ یہ عظیم خطبہ اور پر مغز کلام مسلمانوں کے جان ومال اور ان کی عزت وآبرو کی سخت حرمت پر دال ہے اور کسی بھی صورت میں اس پر زیادتی روا نہیں ہے .

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اصل یہ ہے کہ مسلمانوں کا خون؛ ان کی عزت وآبرو؛ ان کا مال ایک دوسرے پر حرام ہے جسکی حرمت اللہ اور اس کے رسول کی اجازت کے بغیر پامال نہیں کی جاسکتی؛ چنانچہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں انہیں خطاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے فرمایا: (إن دماء کم وأموالکم وأعراضکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا، في بلدکم هذا، في شهرکم هذا) [صحیح بخاری (۱۷۴۱)، صحیح مسلم (۱۶۷۹)، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی ''بے شک تمہارا خون، تمہارا مال، اور تمہارے عزت و ناموس کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے'' اور فرمایا: (کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه) [صحیح مسلم (۲۵۶۴)، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی'' ہر مسلمان کا خون مال عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے'' نیز فرمایا: (من صلی صلاتنا، واستقبل قبلتنا، وأکل ذبیحتنافهو المسلم له ذمة الله ورسوله) یعنی'' جس نے ہماری نمازیں ادا کیں، ہمارے قبلے کا استقبال کیا، ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ وامان ہے'' نیز فرمایا: (إذا التقي المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول في النار؛ قیل یارسول الله هذا القاتل؛ فما بال المقتول؟ قال إنه أراد قتل صاحبه) [صحیح بخاری (۳۱)، صحیح مسلم (۲۸۸۸)، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی'' جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لیکر ایک دوسرے سے برسر پیکار ہوں تو قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہیں؛ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ قاتل ہے لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا خواہاں تھا'' نیز فرمایا: (لا ترجعوا بعدي کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض) [صحیح بخاری (۱۲۱)، صحیح مسلم (۶۵) جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث] ''تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو'' نیز فرمایا: (إذا قال المسلم لأخیه یاکافر فقد باء بها أحدهما) [صحیح بخاری (۶۱۰۴)، صحیح مسلم (۶۰)، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث] ''اگر کسی مسلمان نے اپنے بھائی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کو اے کافر کہکر بلایا تو ان دونوں میں سے ایک کفر کے ساتھ واپس ہوا'' مذکورہ بالا تمام احادیث صحاح میں موجود ہیں'' [مجموع الفتاوی (۲۸۳/۳)].

چنانچہ آپ نے ان تینوں چیزوں کی حرمت کی سخت تاکید کی اور انتہائی مؤثر اور بلیغ انداز میں ایک مسلمان کے جان و مال اور اس کی عزت وآبرو کی حرمت کی وضاحت فرمائی اور بتادیا کہ ان کی حرمت ویسے ہی ہے جیسے یوم حرام کی حرمت ماہ حرام اور شہر حرام میں، پھر موقع ومحل کا خیال کرکے آپ نے اس کا بار بار اعادہ وتکرار کیا نیز حاضرین کو غائبین تک پہنچانے کا حکم دیا نیز ان ساری چیزوں کو استفہام کے بلیغ اسلوب میں پیش کیا تاکہ ان کے ذہنوں میں اس دن مہینے اور شہر کی جو حرمت بیٹھی ہوئی ہے اور ان کے قلوب واذہان میں جو اس کا احترام ہے اسی روشنی میں وہ ان چیزوں کی حرمت کو بھی سمجھ لیں، یہی وجہ ہے کہ آپ نے تمہیداً اس دن کی حرمت اور اس مہینے کی حرمت اور اس شہر کی حرمت سے گفتگو شروع کی تاکہ ایک مسلمان کے خون مال اور عزت وناموس کی حرمت اچھی طرح انہیں ذہن نشین ہو جائے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: '' دراصل آپ نے جان مال اور آبرو کی حرمت کو دن شہر اور مہینے کی حرمت سے اس لئے مشابہت دی کیونکہ مخاطبین کے دل ودماغ میں ان کی حرمت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی حرمت کی نہ صرف وہ پاسداری کرتے تھے بلکہ جو لوگ اس کی ناپاسداری کرتے تھے ان پر نکیر کرتے اور اسے عیب گردانتے تھے پھر آپ نے پیشگی طریقہ سوال کو اختیار کیا تاکہ انہیں اس حرمت کی یاددہانی کرادیں اور ان کے دلوں میں پہلے سے بیٹھی ہوئی حرمت کی روشنی میں اس چیز کو پوری تاکید سے بیان کردیں جسکو آپ ان کے ذہن من بٹھانا اور پیوست کرنا چاہتے ہیں'' [فتح الباری (۵۷۶/۳)].

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ نے اس خطبے کے اخیر میں خون کی حرمت کے تعلق سے لوگوں کو دوبارہ ڈرایا اور یہ کہہ کر خبر دار کیا: (**لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض**) [صحیح بخاری (۱۷۴۱)، صحیح مسلم (۱۶۷۹)، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی" تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"۔

یہ بہت بڑی تنبیہ وتحذیر ہے کیونکہ آپ نے ایک دوسرے کی گردن مارنے والے کو کافر اور اس عمل کو کفر کا نام دیا ہے [مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۳۵۵/۷)] البتہ یہ کفر ملت اسلام سے خارج کر دینے والا کفر نہیں ہے بلکہ کفر کے مراتب و درجات ہیں اور یہ کفر ملت سے خارج کر دینے والے کفر سے ادنی اور کمتر ہے لیکن حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ عمل کفر کے بدترین شاخوں میں سے ایک شاخ اور اس کے رذیل خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے اسی لئے اسلام نے لوگوں کو اس سے ڈرایا اور انہیں اس سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی تاکہ لوگوں کے دل مل جائیں سب ایک دوسرے سے میل محبت سے رہیں ان کا خون ناحق نہ بہایا جائے نیز آپ کا یہ فرمان : (**سباب المسلم فسوق وقتاله كفر**) "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے" بھی حدیث مذکور کے ہم معنی ہے ۔

لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس عظیم گناہ اور بدترین معصیت کے ارتکاب سے پرہیز کرے اور اپنے دامن کو اس کی آلودگی سے حد درجہ دور رکھے اس گناہ عظیم سے مراد کسی مسلمان کی عزت وآبرو اس کے جان مال پر اعتدا اور ظلم ہے مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں اس کی سخت حرمت واضح طور سے عیاں ہو جاتی ہے ۔

ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا کہ میرے پاس مکمل علم لکھ کر ارسال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمادیجئے' آپ نے جواباً اس کو لکھا کہ ''علم کا دریا تو بہت وسیع ہے لیکن اگر تم سے ہو سکے تو اللہ تعالی سے اس حالت میں ملو کہ تمہاری پیٹھ پر لوگوں کے خون کا بوجھ نہ ہو اور تمہارا جسم ان کے ناجائز مال کی آمیزش سے پاک ہو اور تمہاری زبان ان کی عزت وآبرو پر اعتدا سے گونگی ہو اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اگر تم سے ایسا ہو سکے تو ضرور کرو'' [سیر أعلام النبلاء (۳/۲۲۲)].

چنانچہ یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ یہ کتنی بڑی نصیحت اور کتنا جامع علم ہے جو آپ نے اس شخص کو جواباً ارسال فرمایا' بس اللہ رب العزت ہی توفیق دینے والا ہے.

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦)

پانچ ایسی خصلتوں کا ذکر جو جنت میں دخول کی موجب ہیں

حجۃ الوداع کے خطبے میں جو چیزیں آپ نے بیان فرمائیں ان میں سے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں یہ خطاب کرتے ہوئے سنا : (اتقوا ربكم، وصلوا خمسكم، وصوموا شهركم، وأدوا زكاة مالكم، وأطيعوا ذا أمركم تدخلوا جنة ربكم) [سنن ترمذی (٦١٦)، وقال :(هذا حديث حسن صحيح) نیز البانی نے صحیح سنن ترمذی (١/ ٣٤٧) میں اسے صحیح کہا ہے] ورواه أحمد والحاكم بلفظ : (اعبدوا ربكم) [مسند احمد (٥/٢٥١)، مستدرک حاکم (١/ ٩)، البانی نے سلسلہ صحیحہ (٨٦٧) میں اسے صحیح کہا ہے].

یعنی آپ نے فرمایا: ''اپنے رب سے ڈرو، پانچوں وقت کی نمازیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مال کا زکاۃ ادا کرو، اپنے امراء کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اسے امام احمد اور حاکم نے (اعبدوا ربكم) ''اپنے رب کی عبادت کرو'' کے لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے .

چنانچہ دخول جنت اور اس کی نعمتوں کے حصول اور اس کی خیرات ولذات کی ظفریابی کے موجبات کے ذکر میں یہ ایک جامع وصیت ہے، یہ جنت اللہ رب العزت کا اپنے فرمانبردار

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور صالح بندوں کے لئے تیار کردہ گھر اور ٹھکانہ ہے جس میں اللہ تعالی نے ایسی نعمتیں مہیا کر رکھی ہیں جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے خیال میں گزرا ہے ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ فلا تعلم نفس ماأخفي لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا يعملون ﴾ [السجدة : ١٧] "کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ کرتے تھے یہ اسکا بدلہ ہے".

اس حدیث میں آپ کے فرمان (تدخلوا جنة ربكم) "اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے" میں جنت کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کرنے سے نہ صرف جنت کے بلند مرتبہ اور اعلی درجہ کی نشاندہی ہوتی ہے بلکہ اس کے عظیم شان کا بھی پتہ چلتا ہے، نبی کریم ﷺ نے دخول جنت اور اس کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے پانچ اہم اسباب بیان کیا ہے.

١ - آپ کا فرمان: (اتقوا ربكم) یعنی اپنے رب کے اوامر کی پابندی اور اس کے نواہی سے گریز کر کے اس سے ڈرو، تقوی کا اصل مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے اور اس چیز کے درمیان جس سے وہ ڈرتا ہے ایک ڈھال بنالے جس کے ذریعہ وہ محفوظ رہے اسی طرح بندے کا اپنے رب سے تقوی کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے اور اپنے رب کے غیظ وغضب اور اس کی عقاب اور سزا کے درمیان طاعت وفرمانبرداری نیز معصیت سے اجتناب کا ڈھال بنالے جیسا کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے فرمایا "اللہ سے تقوی کا مطلب اللہ کے رحمت کی امید میں علی وجہ البصیرۃ اس کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اس کے طاعت کی بجا آوری نیز اس کے عذاب کے خوف سے اسکی نافرمانی ومعصیت سے گریز ہے" [کتاب الزھد لعبد اللہ بن المبارک (١٣٤٣)، کتاب الزھد لھناد بن السري (٥٣٢) ، اور البانی نے اسے کتاب الإیمان لابن أبي شیبة کی تخریج (ص:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۹) میں صحیح کہا ہے] چنانچہ تقوی جدواجتہاد اور نفس کی بھلائی وخیر خواہی کا نام ہے جو اللہ تعالی کی طاعت وفرمانبرداری اور اسکو راضی کرنے والی چیزوں بالخصوص فرائض وواجبات پر عمل اور معاصی ومنکرات سے دوری کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

اسی طرح تقوی کے مفہوم میں اس دین کے اصول وعقائد اور اسلامی شرائع وعبادات پر عمل اور ان کی ادائیگی بھی داخل ہے کیونکہ یہ ساری چیزیں تقوی کے خصال اور متقیوں کے اوصاف میں سے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ ليس البر أن تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين وآتى المال على حبه ذوي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل والسائلين وفي الرقاب وأقام الصلاة وآتى الزكاة والموفون بعهدهم إذا عاهدوا والصابرين في البأساء والضراء وحين البأس أولائك الذين صدقوا وأولائك هم المتقون ﴾ [البقرة : ۱۷۷].

"ساری اچھائی مشروق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتا اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالی پر قیامت کے دن پر فرشتوں پر کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو' جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں یتیموں مسکینوں مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے' غلاموں کو آزاد کرے' نماز کی پابندی اور زکاۃ کی ادائیگی کرے' جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے' تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے' یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں"۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
Cell:
رحمن لائبریری
03334554058
0303-4807363 حافظ عبداللہ عزیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲ – آپ کا فرمان: (وصلوا خمسکم) یعنی پانچوں فرض نمازوں کی پابندی کرو کیونکہ ان کی پابندی جنت میں دخول کا باعث اوران کا ضیاع جہنم میں دخول کا سبب ہے نیز یہ دین کا ستون اور شہادتین کے بعد سب سے بڑا رکن ہے اور یہ بندے اور رب کے درمیان واسطہ ہے اسی کے بارے میں سب سے پہلے قیامت کے دن حساب ہوگا پس اگر یہ بہتر ہوئی تو سارا کام بہتر ہوگا اور اگر یہ خراب ہوئی تو سارا کام خراب ہو جائے گا اور یہی مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی ہے' اسے قائم رکھنا ایمان اور ضائع کرنا کفر ہے' جس کی نماز نہیں اس کا دین نہیں اور جس نے اسے ضائع کردیا اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

مسند احمد وغیرہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: (من حافظ علیها کانت له نورا وبرهانا ونجاة یوم القیامة' ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نور ولا برهان ولا نجاة' وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وأبي بن خلف) [مسند احمد (۲/۱۶۹)' صحیح ابن حبان (۱۴۶۷) ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱/۲۹۲) میں کہا: ''احمد کے رجال ثقہ ہیں' اور شیخ ابن باز نے اس کی سند کو حسن کہا ہے' مجموع فتاوی ابن باز (۱۰/۲۷۸)] یعنی'' جس نے نماز کی حفاظت اور اس پر مداومت کی قیامت کے دن اس کے لئے وہ روشنی حجت اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کی محافظت نہیں کی اس کے لئے نہ روشنی ہوگی نہ دلیل نہ نجات' نیز وہ قیامت کے دن قارون فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔

۳ – آپکا فرمان: (وصوموا شهرکم) یعنی بابرکت ماہ رمضان کے دنوں میں کھانے پینے اور دیگر تمام روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے باز رہ کر صوم کو پورا کرو یہ مہینہ سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں صرف ایک بار آتا ہے اللہ تعالی نے اس مہینے میں بندوں پر روزہ رکھنا فرض کیا ہے ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ یاأیها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون أیاما معدودات﴾ [البقرة : ۱۸۳-۱۸۴] .

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تا کہ تم تقوی اختیار کرو یہ گنتی کے چند ہی دن ہیں''.

یہ بہت مختصر اور تھوڑے ایام ہیں جنکا روزہ رکھنا انتہائی آسان اور سہل ہے' تمام مسلمان اس مبارک مہینے میں کھانے پینے اور جماع کے مزے ترک کر کے اس فریضے کی ادائیگی کرتے ہیں اور اللہ تعالی اس کے بدلے میں اپنے فضل واحسان سے ان کے دین میں تکمیل اور کمال میں اضافہ کرتا ہے اور انہیں اس ماہ مبارک کے اجر عظیم وخیر عمیم سے نوازتا ہے بلکہ جنت کے ایک دروازے کا نام ریان ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے.

۴- آپ کا فرمان: (وادوا زکاة مالکم) یعنی وہ زکاۃ جو اللہ تعالی نے تم پر فرض کیا ہے اور اسے مال میں ایک لازمی حق قرار دیا ہے اسے ادا کرو' پھر زکاۃ ایسے غریب شخص پر واجب نہیں جسکا مال نصاب کو نہ پہنچتا ہو بلکہ مالداروں پر ان کے دین واسلام کی تکمیل' مال واخلاق میں برکت وزیادتی' ان سے اور ان کے اموال سے آفات وشرور دور کرنے' انہیں برائیوں اور گناہوں سے پاک کرنے نیز ان کے فقراء ومساکین کی حاجت برآری اور غمخواری کیلئے فرض کیا گیا ہے' یہ ساری چیزیں اس مبارک اور عظیم عبادت کے کمال اور اس کے ڈھیر سارے منافع پر دال ہیں.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ - آپ کا فرمان: (وأطيعوا ذا أمركم) یعنی اپنے امراء اور اولیاء امور کی اللہ کی معصیت کے علاوہ امور میں اطاعت کرو، ان کی خیر خواہی کرو، اور ان کی اطاعت سے دست برداری نہ کرو، اور ان کے خلاف محاذ آرائی نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿ يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم ﴾ [النساء: ۵۹] "اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی" یہی وجہ ہے کہ حجۃ الوداع میں بھی آپ نے اس امر کی اہمیت کے پیش نظر اس پر زور دیا چنانچہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن حصین سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا: (ولو استعمل عليكم عبد يقودكم بكتاب الله فاسمعوا له وأطيعوا) [صحیح مسلم (۱۸۳۸)] یعنی "اگر تم پر کوئی غلام بھی ذمہ دار بنایا جائے جو کتاب اللہ سے تمہاری رہبری کرے تو اس کی سمع وطاعت تم پر واجب ہے" اس لئے اس کو بھی دین کا ایک لازمی جزء اور اللہ تعالیٰ سے قربت کا ایک ذریعہ ماننا ضروری ہے کیونکہ جس نے امراء وحکام کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی نے صوم وصلاۃ اور زکاۃ بھی کا حکم دیا ہے، یہ ساری چیزیں جنت میں دخول اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہیں.

حدیث میں ان پانچوں خصال کی نسبت واضافت مومنین کی طرف کی گئی ہے کیونکہ یہ صفات درحقیقت مومنین کی صفات اور ان کے کمال ایمان کے موجبات میں سے ہیں.

علامہ طیبی نے فرمایا: "اس کی اور اس کے بعد مذکورہ چیزوں کی ان کی جانب اضافت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ان کو یہ بتلا دیا جائے کہ اپنی مخصوص کیفیت کے ساتھ یہ اعمال ان کے ان جملہ خصوصیات میں سے ہیں جن کی بنا پر وہ دوسری تمام امتوں سے ممتاز اور فائق ہیں، اسی طرح اس اسلوب خطاب کے ذریعہ ان کو فرمانبرداری وطاعت گزاری پر ابھارنا اور یہ یاددہانی کرانا ہے کہ اس عملی اضافت ونسبت کے مقابلے میں ایک اور زائد اضافت ونسبت ہے جو اس سے اعلیٰ واتم اور افضل وعظیم الشان ہے اور وہ ایسی جنت ہے جس کی نسبت ربوبیت کی صفت کی جانب کی گئی جو کہ مومنین کے لئے مہیا نعمتوں کی مزید فراوانی کا پتہ دیتی ہے جس کی بنا پر وہ ساری امتوں سے الگ اور ان سے ممتاز وفائق ہیں'' [تحفۃ الأحوذی (۳/۲۳۸)].

اے اللہ! ہم تجھ سے ہمیشگی اور نعمتوں والی جنت میں دخول کی توفیق اور اس کے موجبات ومقتضی کے مطابق عمل کرنے پر نصرت واعانت کے طلبگار ہیں بے شک تو سننے اور قبول کرنے والا ہے.

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷)

مومن، مسلم، مجاہد اور مہاجر کا بیان

امام احمد نے اپنی مسند میں فضالہ بن عبید سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا : (**ألا أخبركم بالمؤمن ؟ من أمنه الناس علي أموالهم وأنفسهم، والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، والمجاهد من جاهد نفسه في طاعة الله، والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب**) [مسند احمد (۲۱/۶)، البانی نے سلسلہ صحیحہ (۵۴۹) میں اسے صحیح کہا ہے] یعنی "کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہے جسے لوگ امین تسلیم کریں اور اپنے جان مال کو اس کے شر سے محفوظ سمجھیں، مسلم وہ ہے جس کی زبان درازی و دست درازی سے مسلمان سالم رہیں، اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے، اور مہاجر وہ ہے جو غلطیوں اور گناہوں کو چھوڑ دے"۔

یہ حدیث آپ کے ان وصایا و تعلیمات کا ایک حصہ ہے جنہیں آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی امت کی خیر خواہی کی خاطر انہیں بتایا اس حدیث میں ایمان اسلام جہاد اور ہجرت ان مبارک ناموں کے مسمیات کے کمال کا بیان ہے اور یہ مبارک القاب و اوصاف جن پر دنیا و آخرت کی پوری سعادت کا انحصار ہے ان کے حقیقی مستحقین کی وضاحت اور ان کلمات کے معانی کی جامع اور شامل الفاظ میں بیان و تحدید بھی ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبرا: چنانچہ مومن وہ ہے جسے لوگ امین جانیں اور اپنے جان مال کو اس کے شر سے محفوظ سمجھیں کیونکہ ایمان جب دل میں متمکن ہو جاتا ہے اور اسکی روشنی سے دل بھر جاتا ہے تو وہ مومن کو ایمانی حقوق کی رعایت و پاسداری پر ابھارتا ہے مقتضیات ایمان میں سرفہرست امانت کی حفاظت' معاملات میں سچائی وراست بازی' لوگوں کے جان ومال میں ظلم وزیادتی سے اجتناب ہے اور جب انسان ان صفات کا خوگر ہو جاتا ہے تو لوگوں میں اس کی نیک خوئی مشہور ہو جاتی ہے اور لوگ اسے اپنی جان ومال پر امین جاننے لگتے ہیں اور اس پر ان کا اعتماد بیٹھ جاتا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ یہ شخص امانت دار ہے امانتوں کی رعایت کرتا ہے اور انہیں ضائع نہیں کرتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ امانت داری ایمان کے اہم واخص واجبات میں سے ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لا إيمان لمن لا أمانة له)[مسند احمد (۱۳۵/۳)' ابن حبان (۱۹۴)' انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث' البانی نے صحیح موارد الظمآن (۴۲) میں اسے صحیح لغیرہ کہا ہے] یعنی''جس کے اندر امانت داری نہیں اس کا ایمان بھی نہیں''.

نمبر۲: مسلم وہ ہے جس کی زبان درازی ودست درازی دونوں سے مسلمان محفوظ رہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ درحقیقت اسلام اللہ رب العزت کے سامنے خود سپردگی' اس کی عبودیت وبندگی کی تکمیل' اور مسلمانوں کے جملہ حقوق کی مراعات وادائیگی کا نام ہے' اسی طرح ایک آدمی کا اسلام اس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور یہ بات اسی وقت پیدا ہوسکتی جب وہ اس کی زبان درازی ودست درازی سے محفوظ ہوں کیونکہ یہی حقوق کی پاسداری کی بنیاد اور جڑ ہے اس لئے کہ جس کی زبان درازی ودست درازی سے مسلمان محفوظ نہ ہوں بھلا وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رعایت اوران کی ادائیگی کیسے کرسکتا ہے؟ اور جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کے شر کا دائرہ اپنے مسلمان بھائیوں تک وسیع کردیا وہ اسلام کی حقیقی ادائیگی سے کس قدر دور ہے؟ مسلمانوں کا اس کے قولی وفعلی شر سے سلامتی اس کے کمال اسلام کی دلیل اور پہچان ہے ۔

یہیں یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ مومن کا مرتبہ مسلم سے اونچا اور بلند ہے کیونکہ جس شخص کو لوگ اپنے جان ومال پر امین سمجھیں یقیناً وہ اس کے زبان وہاتھ کے شر سے محفوظ ہوں گے کیونکہ اگر وہ اس کے شر سے سالم نہ ہوتے تو اسے اپنے جان ومال پر امین قطعاً تسلیم نہ کرتے اور مسلمان جس کے شر سے محفوظ ہوں ضروری نہیں کہ وہ ان کے نزدیک ان کے جان ومال کا امین بھی تسلیم کرلیا جائے اس لئے کہ بسا اوقات ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی لوگوں کو ایذاء رسانی سے دور رہتا ہو مگر پھر بھی لوگ اس خوف سے اسے امین نہ گردانتے ہوں کہ ہوسکتا ہے ایذاء رسانی سے اس کا بُعد اور امتناع ایمان کے بجائے کسی خوف یا لالچ کا ثمرہ ہو ۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ کی دقت پر غور کیجئے کہ آپ نے مسلم کی تفسیر ظاہری امور سے کی جو لوگوں کی اس سے سلامتی سے عبارت ہے جبکہ مومن کی تفسیر باطنی امر سے کی جو کہ لوگوں کے اپنے جان ومال پر اسے امین گرداننے سے عبارت ہے ۔

نمبر۳: مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اس کے اوامر ونواہی کو بجالانے کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے کیونکہ نفس کا معاملہ بڑا ٹیڑھا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خیرات سے سست' برائی کا حکم دینے' مصائب وپریشانیوں کے وقت جلدی متاثر ہونے کی خوگر ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی طاعت وفرمانبرداری کی خوگری اور اس پر ثبات کے لئے جدوجہد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی محتاج ہے، نفس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے باز رکھنے اور مصیبتوں کے وقت صبر کا عادی بنانے کے لئے بڑی کوشش اور محنت اور جہاد کی ضرورت ہے، درحقیقت یہی اطاعت وفرمانبرداری ہے کیونکہ اطاعت اوامر کی پابندی، نواہی سے پرہیز اور قضاوقدر پر صبرورضا کا نام ہے لہذا حقیقی معنوں میں مجاہد وہ ہے جو ان مقامات میں اپنے نفس سے جہاد کرے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح ڈھنگ سے ادا کرنے کی خوگر ہو جائے۔

جہاد نفس کے چار مراتب ہیں :

۱ - انسان اپنے نفس سے دین حق کی اس تعلیم کے حصول کی خاطر جہاد کرے جس کے بغیر انسانی نفس دنیوی واخروی سعادت وفلاح سے ہمکنار نہیں ہوسکتی، اور اگر وہ تعلیم کے اس زیور سے مزین نہ ہوسکی تو دارین کی شقاوت اس کا مقدر ہوگی۔

۲ - انسان اپنے نفس سے اس علم کے بموجب عمل پر جہاد کرے کیونکہ علم بلا عمل اگر اسے نقصان نہیں پہنچا سکا تو نفع تو ہرگز نہیں پہنچا سکتا۔

۳ - انسان اس علم کو لوگوں تک پہنچانے اور اسکی تعلیم عام کرنے کی خاطر اپنے نفس سے جہاد کرے کیونکہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کا شمار ان لوگوں میں سے ہوگا جو اللہ رب العزت کی نازل کردہ ہدایت اور واضح نشانیوں کو لوگوں سے چھپاتے ہیں، ایسے شخص کا علم نہ اسے کوئی فائدہ پہنچائے گا اور نہ ہی اللہ کے عذاب سے نجات دہندہ ثابت ہوگا۔

۴ - انسان اللہ رب العزت کی خوشنودی اور اس کی رضا کے حصول کے لئے دعوت وتبلیغ کی مشقتوں اور لوگوں کی اذیتوں اور آزمائشوں پر صبر کی خاطر اپنے نفس سے جہاد کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان مراتب کا ذکر علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے [زاد المعاد (۶/۳)].

حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (أفضل الجهاد أن يجاهد الرجل نفسه وهواه) [اسے ابن النجار نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح الجامع (۱۰۹۹) میں صحیح کہا ہے] یعنی ''افضل جہاد یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس اور اس کے خواہشات سے جہاد کرے''.

جب مسلمان جہاد بالنفس میں کوتاہی اور سستی کریں گے تو اپنے دشمنوں سے جہاد کرنے سے عاجز و درماندہ رہ جائیں گے اور ان کے دشمن ان پر غالب ہو جائیں گے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جب بھی کفار مسلمانوں پر غالب ہوئے ہیں تو ایسا محض مسلمانوں کے گناہ کی وجہ سے ہوا کیونکہ گناہوں سے ان کے ایمان میں نقص اور فتور پیدا ہو گیا اور جب بھی انہوں نے اپنے ایمان کو توبہ و انابت کے ذریعہ پورا کیا تو اللہ تعالی نے ان کی نصرت و مدد فرمائی'' [الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح (۴۵۰/۶)].

نمبر۴: مہاجر وہ ہے جس نے گناہوں اور معصیتوں کو ہجر کر دیا ہو یعنی چھوڑ دیا ہو اور یہ ہجرت ہر مسلمان پر فرض عین ہے کسی بھی مکلف سے کسی بھی صورت میں ساقط نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر محرمات کی بے حرمتی اور گناہوں و معصیتوں پر اقدام کو حرام قرار دیا ہے اور اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اتباع کو لازم قرار دیا ہے.

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ یہ ہجرت اپنی معنویت میں (من یعنی سے) اور (الی یعنی تک) کو متضمن ہے یعنی اس میں بندہ اپنے دل کے ساتھ غیر اللہ کی محبت سے اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت کی طرف' اور غیر اللہ کی بندگی سے اللہ کی بندگی کی طرف' اور غیر اللہ کے خوف و رجاء اور اس پر توکل سے اللہ کے خوف و رجا اور اس پر توکل کی طرف' غیر اللہ کو پکارنے اس سے سوال کرنے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے اللہ کو پکارنے اس سے مرادیں مانگنے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی طرف' گناہوں کے ارتکاب سے توبہ و انابت کی طرف' اور خوف و طمع کے مابین نہایت تذلل و خاکساری کے ساتھ اللہ کی طرف قدم بڑھاتا اور اللہ وحدہ لا شریک لہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے.

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : (المهاجر من هجر ما نهى الله عنه) [صحیح بخاری (۱۰) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث] یعنی'' مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالی کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا'' اور اللہ تعالی نے شرک' نفسانی خواہشات کی اتباع اور گناہوں کے ارتکاب سے منع کیا ہے لہذا حقیقی معنوں میں مہاجر وہی ہے جو ان امور کو ترک کر دے اور خلوص نیت کے ساتھ اللہ واحد کی طرف متوجہ اور اس کے نبی کا سچا متبع اور ذنوب و معاصی سے بالکل کنارہ کش ہو جائے .

مختصرا یوں جان لیں کہ جس شخص نے اس حدیث کے مدلول پر صحیح طریقہ سے عمل کیا تو اس نے مکمل دین پر عمل کیا کیونکہ جس کی دست درازی و زبان درازی سے مسلمان محفوظ اور لوگ اس سے اپنے جان و مال کے متعلق مامون ہو گئے اور جس نے اللہ کی منع کردہ چیزوں کو ترک کر دیا اور اللہ کی طاعت پر اپنے نفس سے جہاد کیا' تو بلاشبہ اس نے دینی و دنیوی ظاہری و باطنی تمام کار خیر کو سمیٹ لیا اور تمام شر سے اپنے آپ کو بچا لیا بس اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

[ملاحظہ ہو: بہجۃ قلوب الأبرار لابن سعدي (ص : ۱۷ - ۱۹)].

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸)

سنت کے حاملین کے لئے سرسبزی وشادابی کی دعا

حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے خطبوں میں سے آپ کا وہ مبارک خطبہ بھی ہے جسے آپ نے منیٰ کے مقام خیف میں دیا تھا جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ منیٰ کے مقام خیف میں کھڑے ہوئے اور فرمایا :

(نضّر الله امرأ سمع مقالتي فوعاها ثم أداها إلى من لم يسمعها ' فرب حامل فقه لا فقه له' ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه ' ثلاث لا يغل عليهن قلب مؤمن إخلاص العمل لله' والنصيحة لولي الأمر' ولزوم الجماعة' فإن دعوتهم تكون من ورائهم) [مسند احمد (۴/۸۰)' سنن ابن ماجہ (۳۰۵۶) سنن دارمی (۲۲۸)' مستدرک حاکم (۱/۸۶ - ۸۷) وغیرھا' البانی نے صحیح الجامع (۶۷۶۶) میں صحیح کہا ہے] . یعنی' اللہ تعالی اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری بات سن کر اسے محفوظ کیا پھر اسے اس شخص تک پہنچایا جس نے اسے نہیں سنا' پس بہت سے حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے' اور بہت سے حامل فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ اور بابصیرت تک اسے پہنچاتے ہیں' تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ایک مومن کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا : اخلاص کے ساتھ لوجہ اللہ عمل کرنا' امیر کی خیر خواہی کرنا' جماعت کو لازم پکڑنا' کیونکہ مسلمانوں کی دعائیں ان کے پیچھے ہوتی اور ان کی حفاظت کرتی ہیں' .

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (نضّر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـلـه امرأ سـمـع مقالتي فوعاها وحفظها وبلغها' فرب حامل فقه إلى من هو أفقه منه' ثلاث لا يغل عليهن قلب مسلم : إخلاص العمل له' والنصح لأئمة المسلمين ' ولزوم جماعتهم ' فإن الدعوة تحيط من ورائهم)[سنن ترمذی (۲۶۵۸) ' سنن ابن ماجہ (۲۳۲) ' مسند احمد (۱/ ۴۳۷) ' صحیح ابن حبان (۶۶) ' البانی نے صحیح سنن ترمذی (۳/ ۶۱) میں اسے صحیح کہا ہے] یعنی' اللہ تعالی اس شخص کو سر سبز و شاداب رکھے جس نے میری بات سن کر اسے محفوظ کیا پھر اسے دوسروں تک پہنچایا' اور بہت سے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ اور بابصیرت تک اسے پہنچاتے ہیں' تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے سے ایک مسلمان کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا : اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے عمل' مسلمانوں کے امراء و قائدین کی خیر خواہی' اوران کی جماعت کا التزام' کیونکہ دعائیں ان کے پیچھے سے ان کو گھیرے ہوتی ہیں'' اس حدیث کو ابو نعیم نے اپنی کتاب: اخبار أصبہان (۲/ ۹۰) میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے: (خـطـب رسـول الله ﷺ في هذا المسجد مسجد الـخيف) فقال وذكر الحديث. یعنی ,,اللہ کے رسول ﷺ نے اس مسجد یعنی مسجد خیف میں خطبہ دیا'' تو آپ نے فرمایا اس کے بعد حدیث مذکور کو ذکر کیا .

اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : (نـضّـر الـلـه امرأ سمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه غيره' فإنه رب حـامـل فقه ليس بفقيه' ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه ' ثلاث خصال لا يـغـل عليهن قلب مسلم أبداً : إخـلاص الـعـمل لله' ومناصحة ولاة الأمر' ولـزوم الـجـمـاعة' فإن دعوتهم تحيط من ورائهم) وقال : (مـن كـان همه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الآخرة جمع الله شمله، وجعل غناه في قلبه، وأتته الدنيا وهي راغمة، ومن كانت نيته الدنيا، فرق الله عليه ضيعته، وجعل فقره بين عينيه، ولم يأته من الدنيا إلا ما كتب له) [مسند احمد (۵/۱۸۳)، سنن دارمی (۲۲۹)، صحیح ابن حبان (۶۷) وغیرھا، البانی نے صحیح موارد الظمآن (۶۳) میں اسے صحیح کہا ہے] یعنی" اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہرا بھرا رکھے جس نے میری حدیث کو سن کر اسے محفوظ کیا پھر اسے دوسروں تک پہنچایا، کیونکہ بہت سے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے، اوران میں بہت ایسے ہیں جو میری بات کو اپنے سے زیادہ سمجھ اور بصیرت رکھنے والے تک پہنچاتے ہیں، تین خصلتیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ایک مسلمان کا دل کبھی خائن یا حاقد نہیں ہوتا: اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل، امراء کی خیر خواہی، جماعت کا لزوم، کیونکہ مسلمانوں کی دعائیں ان کے پیچھے سے ان کو گھیرے ہوتی ہیں" نیز ارشاد فرمایا:" جس کا ہم وغم آخرت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حالات کی اصلاح کر دیتا ہے اوراس کے امور کو بکھرنے سے بچا دیتا ہے اوراس کی تونگری و مالداری اس کے دل میں کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے اور جس کا مقصد حصول دنیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاش واسباب رزق کو بکھیر دیتا ہے اوراس کے فقر کواس کے سامنے کر دیتا ہے اور دنیا سے اسے صرف وہی ملتا ہے جو اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے".

اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن کی تعداد بیس سے زیادہ ہے جن میں گزشتہ ناموں کے علاوہ معاذ بن جبل، أبوالدرداء، أنس بن مالک، نعمان بن بشیر، أبوسعید الخدری، أبوہریرہ، عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ کے نام قابل ذکر ہیں، یہی وجہ ہے کہ کئی اہل علم نے اس حدیث کو احادیث متواترہ میں شمار کیا ہے، شاید اس کے متواتر ہونے کے اسباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے آپ ﷺ کا اسے منی کی مسجد خیف کے خطبے میں ارشاد فرماتا ہے .

خیف اس جگہ کو کہتے ہیں جو سیلاب کے بہاؤ سے بلند اور پہاڑ کے موٹے حصے سے نیچے ہوتی ہے چنانچہ منی کی مسجد کو مسجد خیف اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ پہاڑ کے عریض دامن میں واقع ہے' بروقت یہ مسجد بہت کافی بڑی اور وسیع ہے اپنی تمام تر خدمات وسہولیات کے ساتھ ہزاروں مصلین کے لئے کافی ہے مملکت سعودی عرب نے اسکے بنانے واصلاح کرنے کا کافی اہتمام کیا ہے' حج کے دنوں میں اس میں مختلف قسم کے دروس ومحاضرات قائم کئے جاتے ہیں اور اس میں کئی جگہیں سائلین کی رہنمائی اور استفتاء کے لئے خاص کردی گئی ہیں' اللہ تعالی مملکت سعودی عرب کو مزید توفیق سے نوازے اور اس کی حفاظت فرمائے .

نبی کریم ﷺ نے منی میں لوگوں کو خطبہ اس لئے دیا کہ وہ عظیم جماعت جو حج میں حاضر ہوئی ہے وہ دین کا علم آپ سے سیکھ لیں اور آپ سے سنی ہوئی باتوں کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلا دیں' یہ مکمل حدیث چار اہم نکات پر مشتمل ہے .

۱- حدیث سننے اور اسے دوسروں تک پہنچانے والے کے لئے دعا .

۲- حدیث کی تبلیغ کا فائدہ' یعنی اس سے فقہ ومسائل کا استنباط .

۳- آپ کا فرمان (ثلاث لا یغل علیهن قلب مسلم ...) یعنی ,,تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ایک مسلمان کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا...'' .

۴- آپ کا فرمان (من کان همه الآخرة جمع الله شمله...) یعنی ,, جس کا ہم وغم آخرت ہوتا ہے اللہ تعالی اس کے حالات کی اصلاح کردیتا ہے اور اس کے امور کو بکھرنے سے بچا دیتا ہے ...'' .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی ابتداء اس مبارک دعا سے ہوتی ہے جو ان لوگوں کے ساتھ خاص ہے جنھوں نے آپ کی حدیث سنی اسے سمجھا اور جس طرح سنا اسی طرح اسے دوسروں تک پہنچادیا' چنانچہ اگر علم کی فضیلت اور اس کے شرف کے بیان میں اس کے علاوہ کوئی حدیث نہ وارد ہوتی تو یہ حدیث تنہا کافی تھی' کیونکہ یہ مبارک نبوی دعا ظاہر و باطن کے جمال پر مشتمل ہے اس لئے کہ سرسبزی وشادابی ایسا حسن ہے جو چہرے پر اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب ایمان دل میں راسخ' باطن اس سے بارونق اور دل اس سے لذت آشنا ہو جاتا ہے' اسی کے نتیجے میں یہ رونق وخوشی شادابی بن کر چہرے پر نمودار ہوتی ہے' اسی لئے اللہ تعالی ایسے شخص کو رونق خوشی اور شادابی عطا فرمائے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ فوقاهم الله شر ذلك اليوم ولقاهم نضرة وسرورا ﴾ [الإنسان : ۱۱] یعنی ,,پس اللہ انہیں اللہ تعالی نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی'' چنانچہ ان کے چہروں پر شادابی اور ان کے دلوں میں خوشی ہوگی پھر اس ثواب ونعمت کے بدولت جو انہیں جنت میں حاصل ہوگی وہ ان کے چہروں پر شادابی کی شکل میں نمودار ہوگی جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا : ﴿ تعرف في وجوههم نضرة النعيم ﴾ [المطففين : ۲۴] یعنی ,,تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تروتازگی پہچان لے گا''.

بلاشبہ سنت کے حاملین اور اس کے مبلغین کے لئے سرسبزی وشادابی کی یہ مبارک دعا اپنے اندر اس شخص کے لئے ایک عظیم بشارت رکھتی ہے جس نے اپنے آپ کو اس کے لئے وقف کردیا ہو' نیز یہ دعا ہمتوں کو ابھارتی اور عزائم کو جلا بخشتی ہے اور دل وجان کو اس عظیم کام کی خاطر جد ومشابرت' صبر وتحمل اور بذل وعطا پر آمادہ کرتی ہے .

پھر یہ حدیث ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ علم جس کے رکھنے والے اس عظیم بشارت کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مستحق ہیں اس کے چار مراتب ہیں:

پہلا ودوسرا: اس کا سننا اور سمجھنا چنانچہ جب اس نے اس کو سنا اور دل میں اس کو محفوظ کرلیا یعنی اس کو سمجھ لیا اور بات اس کے دل میں اس طرح جاگزیں ہوگئی جس طرح کوئی چیز کسی برتن میں بیٹھ جاتی ہے اور اس سے باہر نہیں جاتی ہے' اسی طرح علم کا سمجھنا اور سمجھ کر اس کی حفاظت کرنا ہے جیسا کہ اونٹ اور دیگر چوپایوں کو باندھ دیا جاتا ہے تاکہ وہ فرار نہ ہوجائیں۔

تیسرا: اس کا برابر خیال رکھنا اور بار بار دہراتے رہنا تاکہ نسیان کے پردے میں جا کر ضائع و برباد نہ ہوجائے۔

چوتھا: امت میں اس کی دعوت وتبلیغ کرنا تاکہ اصل غرض اور مقصود حاصل ہو ورنہ وہ زمین میں اس مدفون خزانہ کی طرح ہے جس سے خرچ نہ کیا جاتا ہو جس کی وجہ سے اس کے ضائع وبرباد ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ علم اگر خرچ نہ کیا جائے اور اسے دوسروں کو سکھایا نہ جائے تو اس کے ختم ہونے اور بھول جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جب اس میں سے خرچ کیا جائے گا اور دوسروں کو سکھایا جائے گا تو خرچ کے باوجود اس میں نمو اور برکت ہوگی۔

نبی کریم ﷺ سنت کے سننے والے اور اس کی صحیح تبلیغ اور نشر واشاعت کرنے والے کے لئے بالکل اس کے عمل کے مطابق سرسبزی وشادابی کی دعا فرمائی کیونکہ جب اس نے سنت کو سبز وشاداب کیا' اس کی ہریالی اور احیاء کے لئے جدوجہد کی تو اللہ کے رسول نے اس کے حق میں سبزی وشادابی کی دعا فرمائی جو اس کی حالت کے عین مطابق ہے' سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا" جو بھی شخص حدیث طلب کرتا ہے اس کا چہرہ بارونق اور سبز وشاداب ہوتا ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۹)

تین چیزوں کے ہوتے ہوئے مسلمان کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا

نبی کریم ﷺ کا وہ خطبہ جسے آپ نے منی کی مسجد خیف میں دیا تھا اور جو چار اہم نکات پر مشتمل تھا اس کا بیان گزشتہ صفحات میں آچکا ہے نیز پہلے نکتہ کی شرح بھی گزر چکی ہے جو آپ کی اس مبارک دعا سے متعلق ہے جو آپ نے اس خوش نصیب شخص کے حق میں فرمائی جس نے آپ کی حدیث کو سنا اور اسے یاد رکھا اور جیسے سنا تھا ویسے ہی اس کو دوسروں تک پہنچا دیا.

البتہ دوسرا اہم نکتہ تو وہ حدیث کی تبلیغ کے فوائد سے متعلق ہے یعنی حدیث کا ایسے شخص تک پہنچنا جو حفظ واتقان اور فہم وفراست میں سننے والے سے زیادہ عبور رکھتا ہو' اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا: (فرب حامل فقه لا فقه له' ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه) اور دوسری روایت میں اس کے الفاظ یوں ہیں: (رب حامل فقه ليس بفقيه' ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه) یعنی ,,بہت سے حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے' اور بہت سے حامل فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ اور بابصیرت تک اسے پہنچاتے ہیں'' اس کا مطلب یہ ہوا کہ کبھی کبھار یاد کرنے والا سمجھدار نہیں ہوتا اور کبھی یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ سمجھتا بھی ہے مگر دوسرا اس سے زیادہ سمجھدار ہوتا ہے' البتہ جس نے یاد کیا گرچہ اسے نہیں سمجھا اللہ تعالی اس کو حفظ سنت اور پھر اس کی تبلیغ کی وجہ سے اس کو اجر سے نوازے گا اور جس نے یاد کیا اور اسے سمجھا اور اس سے مسائل کا استنباط کیا وہ زیادہ افضل ہے لہذا اسے حفظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ فقہ واستنباط کا بھی اجر ملے گا' پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب وہ دوسروں تک اسے پہنچائے گا تو ممکن ہے کہ جس تک وہ پہنچائے وہ اس سے زیادہ فقیہ ہو اور وہ اس سے ایسے مسائل استنباط کرے جسکو پہلے والا حامل فقہ نہیں استنباط کر سکا تھا۔

رہا تیسرا اہم نکتہ تو وہ آپ کا یہ عظیم فرمان ہے: (ثلاث لا یغل علیھن قلب مسلم : إخلاص العمل لله' والنصح لأئمة المسلمین' ولزوم جماعتھم' فإن دعوتھم تحیط من ورائھم) یعنی ,,تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ایک مسلمان کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا : اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے عمل' مسلمانوں کے امراء وقائدین کی خیر خواہی' اوران کی جماعت کا التزام' کیونکہ ان کی دعائیں پیچھے سے ان کو گھیرے ہوتی ہیں'' چنانچہ یہ حدیث ان عظیم خصلتوں پر مشتمل ہے جن کی موجودگی میں ایک مسلم کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوسکتا' یہی وجہ ہے کہ آپ نے ان کا ذکر اپنی اس مبارک دعا کے بعد کیا جو حاملین ومبلغین سنت کے بارے میں فرمائی' اگر غور کیا جائے تو یہ انتہائی مناسب ترین موقع تھا جہاں یہ چیزیں ذکر کی جاتیں کیونکہ جب سنت کو دوسرے تک پہنچانے والے کے لئے یہ عظیم ثواب دوسرے تمام اعمال کی طرح اخلاص وللّٰہیت' مسلمانوں کی نصیحت وخیر خواہی اوران کی جماعت کولازم پکڑنے پر نیت اورارادے کی محتاج ہے تو سنت کودوسروں تک پہنچانے والوں کے لئے اپنی مبارک دعا کے بعد آپ نے وہ چیز ذکر کی جو اعمال میں اللہ کے لئے اخلاص اور مسلمانوں کے لئے نصیحت اوران کی جماعت کولازم پکڑنے کی اہمیت کو بتاتی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا : (ثلاث لا یغل علیھن قلب مسلم : إخلاص العمل لله' والنصح لأئمة المسلمین' ولزوم جماعتھم) یعنی ,,تین چیزیں ایسی ہیں جن کی موجودگی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا : اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے عمل، مسلمانوں کے امراء وقائدین کی خیر خواہی، اوران کی جماعت کا التزام'' آپ نے یہ اس لئے فرمایا کہ ان تینوں خصلتوں سے دلوں کی اصلاح اور نفوس کی تہذیب ہوتی ہے اوران کے ادراک وشعور اور دل سے نیت کرنے پر ایک مسلمان حدیث میں بیان کردہ اجر عظیم وثواب جزیل کا مستحق بن جاتا ہے .

آپ کا فرمان : (**ثلاث لا یغل علیھن قلب مسلم**) یعنی ,,تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ایک مسلمان کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا'' ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اگر ایک مسلمان ان مذکورہ تینوں صفتوں سے متصف ہو تو اس کا دل خیانت ودھوکہ اور حقد وحسد سے پاک رہے گا کیونکہ یہ صفات حمیدہ وخصال محمودہ خیانت وبدنیتی کو دل سے پرے اور دور دراز پھینک دیتی ہیں۔

چنانچہ ایک انسان جو خلوص وللّٰہیت سے متصف ہو اس کا اخلاص اس کے دل میں خیانت وبدنیتی کو درآنے سے نہ صرف روک دیتا ہے بلکہ اگر بسا اوقات ایسا ہو تو اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیتا ہے' کیونکہ ان صفات کے اپنانے کے بعد اس کے تمام ارادے ومقاصد اللہ رب العزت کی خوشنودی ورضا جوئی کے تابع ہو جاتے ہیں اوراس کی پوری توجہ رب کی مرضی اور اس کے ثواب کے حصول پر مرکوز ہو جاتی ہے اوراس کے دل میں خیانت وبدنیتی کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی ہے' ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ **کذلک لنصرف عنه السوء والفحشآء إنه من عبادنا المخلصین** ﴾ [یوسف :۲۴] یعنی ,, یونہی ہوا اس واسطے کی ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کریں بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا'' چنانچہ یوسف علیہ السلام نے جب اپنی نیت اپنے رب کے لئے خالص کر لی اللہ تعالی نے ان سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مضرات و برائیوں کو دور کر دیا' اور یہی وجہ ہے کہ جب ابلیس کو یقین ہو گیا کہ اہل اخلاص پر اس کا داؤ نہیں چل سکتا تو اس نے انہیں اپنی اس شرط سے مستثنٰی کر دیا جو گمراہ و برباد کرنے کے لئے لگائی تھی چنانچہ اس نے کہا: ﴿ فبعزتک لأغوینهم أجمعین إلا عبادک منهم المخلصین ﴾ [ص : ۸۲ - ۸۳] یعنی ,, تیری عزت کی قسم میں ان سب کو یقیناً بہلا دوں گا بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں'' اور اللہ رب العزت نے فرمایا: ﴿ إن عبادي لیس لک علیهم سلطان إلا من اتبعک من الغاوین ﴾ [حجر : ۴۲] یعنی ,, میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں''.

اسی طرح حدیث میں آپ کا فرمان : (والنصح لأئمة المسلمین) یعنی ,, مسلمانوں کے امراء و قائدین کی خیر خواہی'' بھی خیانت و دھوکہ دہی کے منافی ہے چنانچہ امراء کی خیر خواہی دھوکہ دہی اور خیانت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی ضد ہیں لہذا جس نے ان کی خیر خواہی کی وہ خیانت سے بری ہو گیا' اسی طرح مسلم امراء کی خیر خواہی رغبت و کراہت دونوں حالتوں میں ان کی اطاعت و فرمانبرداری میں مضمر ہے خواہ وہ صالح اور نیک ہوں یا فسق و فجور کے مرتکب' البتہ ان کی اطاعت کا دائرہ نیک کاموں تک ہی محدود ہے اس لئے اگر وہ برائی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت درست نہیں کیونکہ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت حرام ہے' اور ان کی خیر خواہی کا مطلب انہیں خیر کی رہنمائی کرنا اس میں رغبت دلانا' انہیں برائی سے منع کرنا اور اس سے ڈرانا اور نفرت دلانا' ان کے لئے صلاح و مغفرت کی دعا کرنا' ان پر بددعا نہ کرنا کیونکہ بددعا نصیحت و خیر خواہی کے منافی ہے کیونکہ نصیحت کا اصل مطلب یہ ہے کہ دل سے اس کا خیال کرے جس کی نصیحت کی جارہی ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حدیث میں آپ کا فرمان : (ولزوم جماعتهم) یعنی ,,ان کی جماعت کو لازم پکڑنا'' اس سے بھی دلوں کی کینہ وکپٹ سے صفائی ہوتی ہے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑے گا تو وہ ان کے لئے وہی پسند کرے گا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے گا جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ان کی تکلیف میں اس کی تکلیف اور ان کی خوشی میں اس کی خوشی ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ عقیدہ وعمل میں ان کے موافق اور مسلمانوں کی جماعت پر خروج اور کنارہ کشی سے دور رہتا ہے تا کہ شیاطین کا شکار نہ بن جائے جو انسان کے ساتھ وہ کرتے ہیں جو بھیڑئے گلہ سے بچھڑی ہو بکری کے ساتھ نہیں کرتے ہیں۔

اسی طرح حدیث میں آپ کا فرمان : (فإن دعوتهم تحيط من ورائهم) یعنی ,,ان کی دعائیں پیچھے سے ان کو گھیرے ہوتی ہیں'' انتہائی حسین مختصر اور پر معنی کلام ہے کیونکہ آپ نے مسلمانوں کی دعوت کو ایسی دیوار سے تشبیہ دی ہے جو ان کو محیط اور دشمنوں کو ان سے دور رکھنے والی ہے چنانچہ جب یہ دعوت ایک ٹھوس اور مضبوط دیوار کی طرح ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے تو آپ ﷺ نے بتایا کہ جو بھی اس جماعت کو لازم پکڑے گا اسے بھی یہ حصار ان کی طرح اپنی حفاظت میں لے لیگا' لہذا اسلام کی دعوت امت کی اجتماعیت افتراق وانتشار سے حفاظت' ان کے امور کو بکھرنے سے بچانے کی ضامن ہے چنانچہ جو بھی مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہوگا یہ قوی حصار نہ صرف اسے اپنی مضبوط پناہ میں لے لیگا بلکہ ساتھ ہی ساتھ وہ ان کی ان دعاؤں کے ثمرات سے بھی مستفید ہوگا جو جماعت کے افراد تمام مسلمانوں کے لئے کرتے رہتے ہیں۔

البتہ چوتھا اہم نکتہ تو وہ آپ کا یہ فرمان ہے : (من كان همه الآخرة جمع الله شمله' وجعل غناه في قلبه' وأتته الدنيا وهي راغمة' ومن كانت نيته الدنيا'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرق الله عليه ضيعته، وجعل فقره بين عينيه، ولم يأته من الدنيا إلا ما كتب له).

یعنی آپ نے ارشاد فرمایا: "جس کا مقصد آخرت کا حصول ہوتا ہے اللہ تعالی اس کے حالات کی اصلاح اور شیرازہ بندی کر دیتا ہے اور اس کی تونگری و مالداری اس کے دل میں کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے اور جس کا مقصد حصول دنیا ہوتا ہے اللہ تعالی اس کے اسباب رزق و معاش کو بکھیر دیتا ہے اور اس کے فقر کو اس کے سامنے کر دیتا ہے اور دنیا میں اسے صرف وہی ملتا ہے جو اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے"۔

درحقیقت ان تمام چیزوں کا مرجع پہلی ہی خصلت یعنی اخلاص وللّٰہیت ہے چنانچہ جس نے اپنی نیت کو اللہ کے لئے خالص کر لیا اور اس کا مقصد صرف آخرت ہو گیا اللہ تعالی اس کے دل کو غنی کی نعمت سے بھر دیتا ہے، اس سے فقر ومحتاجگی دور فرما دیتا ہے اس کے امور کو اجتماعیت عطا کرتا ہے اور دنیا اس کے مقصود وغیر مقصود جگہوں سے لا کر اس کے قدموں پر ڈھیر کر دیتا ہے مگر جس کی نیت خلوص وللّٰہیت سے خالی، دنیا کے ہم وغم سے پر ہوتی ہے اللہ تعالی اسے دنیا ہی میں ان عقوبات سے دوچار کر دیتا ہے چنانچہ اس کے دل سے غنی و مالداری کو سلب کر لیتا ہے، اس کے اور اس کی راحت کے درمیان دیوار کھڑی کر دیتا ہے نتیجۃً مختلف قسم کے غموم وہموم اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں پھر غنی کے بجائے فقر اس کا مقدر بن جاتا ہے جو ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور چہار جانب سے مصائب و پریشانیاں اسے ہر دم گھیرے رہتی ہیں

[ملاحظہ ہو کتاب: دراسۃ حدیث: "نضر اللہ امرأ سمع مقالتی" روایۃ ودرایۃ للشیخ عبدالمحسن بن حمد العباد البدر - حفظہ اللہ -].

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)

﴿ إن أكرمكم عند الله أتقاكم ﴾

"اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو"

ان عظیم مفاہیم میں سے جنہیں آپ نے حجۃ الوداع میں پیش کیا اور لوگوں کو اس کی دعوت دی حسب ونسب پر فخر اور اس پر تکیہ کرنے کے بجائے اللہ رب العزت کے تقوی' اس کے اوامر کی پابندی اور اس کے نواہی سے اجتناب اختیار کر کے اونچے مراتب اور بلند درجات کا حصول ہے جو بغیر تقوی کے ممکن نہیں کیونکہ اسلام میں حسب ونسب کا کوئی اعتبار نہیں اس لئے کہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے تھے چنانچہ کسی عربی کو کسی عجمی پر یا کسی عجمی کو عربی پر بجز تقوی کے اور کسی وجہ سے فضیلت نہیں .

امام احمد نے اپنی مسند میں ابونضرہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے ایام تشریق کے وسط میں آپ کا خطبہ سنا تھا کہ آپ نے فرمایا : (**يا أيها الناس ألا إن ربكم واحد' وإن أباكم واحد' ألا لا فضل لعربي على عجمي ' ولا لعجمي على عربي' ولا لأحمر على أسود' ولا أسود على احمر إلا بالتقوى ' أبلغت ؟ قالوا : بلغ رسول الله ﷺ**) [مسند احمد (۵/۴۱۱ برقم: ۲۳۴۸۹)' ابن تیمیہ نے اقتضاء الصراط المستقیم (۱/۴۱۲) میں اسکی سند کو صحیح کہا ہے اور البانی نے سلسلہ صحیحہ (۶/۴۵۰) میں اسے صحیح کہا ہے]۔

یعنی" اے لوگو! جان لو کہ تمہارا رب ایک ہے' تمہارا باپ ایک ہے' آگاہ ہو جاؤ کہ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی سرخ پر بجز تقوی کے کسی اور وجہ سے کوئی فضیلت نہیں، کیا میں نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول نے رب کا پیغام پہنچا دیا"۔

چنانچہ آپ نے اپنے اس عظیم و بلیغ خطبہ میں یہ ثابت کر دیا کہ آپس میں تفاضل اور بلند مراتب کا حصول بجز تقوی کے کسی اور چیز کی بنیاد پر ممکن نہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا إن أكرمكم عند الله أتقاكم إن الله عليم خبير ﴾ [الحجرات : ۱۳] یعنی "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے"۔

چنانچہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ کریم اور باعزت وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو یعنی سب سے زیادہ طاعات کو بجالانے والا اور معصیت و نافرمانی سے دور رہنے والا ہو اس لئے کہ تقوی اللہ کے ثواب کے حصول کی خاطر علی وجہ البصیرۃ اس کے طاعات کے بجالانے اور اس کے خوف سے علی وجہ البصیرۃ اس کی نافرمانیوں سے دور رہنے کا نام ہے، چنانچہ اللہ کے نزدیک لوگوں کا مرتبہ ان کے تقوی کے اعتبار سے ہے اور چونکہ وہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے اس لئے اچھی طرح جانتا ہے کہ کون ظاہر و باطن دونوں میں متقی ہے اور کون ایسا نہیں ہے لہذا وہ ہر ایک کو وہی عطا کرے گا جس کا وہ مستحق ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سئل رسول الله ﷺ :أي الناس أكرم ؟ قال : أكرمهم عند الله أتقاهم ' قالوا : ليس عن هذا نسألک' قال : فأكرم الناس يوسف نبي الله ابن نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله ' قالوا : ليس عن هذا نسألک ' قال : فعن معادن العرب تسالون ؟ قالوا : نعم' قال : فخياركم في الجاهلية خياركم في الإسلام إذا فقهوا) [صحیح بخاری (۳۳۵۳)' صحیح مسلم (۲۳۷۸)] یعنی "رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ کریم اور باعزت کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ کریم اور باعزت وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہو' صحابہ نے عرض کیا: اس چیز کے متعلق ہم نہیں پوچھ رہے ہیں' آپ نے فرمایا : پھر لوگوں میں سب سے زیادہ کریم اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں جن کے باپ (یعقوب) اور دادا (اسحاق) نبی اور پردادا (ابراہیم) - علیہم السلام - اللہ کے خلیل ہیں' صحابہ نے عرض کیا: ہم آپ سے اس چیز کے متعلق نہیں پوچھ رہے ہیں' آپ نے فرمایا : پھر کیا عرب کے معادن یعنی حسب ونسب کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ صحابہ نے کہا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم میں جو جاہلیت میں اچھے تھے وہی اسلام میں عمدہ اور اچھے ہیں جب انہیں دین کی سمجھ حاصل ہو جائے"۔

اسی طرح صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : (إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم' ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم) [صحیح مسلم (۳۴- ۲۵۶۴)] یعنی "بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے مال وجائداد اور تمہاری شکل وصورت کو نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے "۔

اور مسند امام احمد میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سے کہا : (انظر ' فإنک لست بخیر من أحمر ' ولا أسود إلا أن تفضله بتقوی) [مسند احمد (۵/۱۵۸) اور البانی نے صحیح الجامع (۱۵۰۵) میں اسے حسن کہا ہے] یعنی " جان لو کہ تم کسی سرخ اور کسی کالے سے بجز تقوی کے کسی اور وجہ سے افضل نہیں ہو سکتے " اور اس معنی کی بکثرت احادیث وارد ہیں .

چنانچہ اللہ رب العزت کے یہاں لوگ حسب ونسب ' مال ودولت ' اور شکل وصورت کے بجائے اس کے تقوی کو اپنا کر ' اس کی طاعت وفرمابرداری کرکے ایک دوسرے پر فضیلت پائیں گے یہی چیز ان کے میزان کے وزنی اور بھاری وران کے درجات کے بلند ہونے کا سبب بنے گی ' اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿ فإذا نفخ في الصور فلآ أنساب بينهم يومئذ ولا يتسآءلون فمن ثقلت موازينه فاولئک هم المفلحون ومن خفت موازينه فاولئک الذين خسروا انفسهم فی جهنم خالدون ﴾ [المؤمنون : ۱۰۱ - ۱۰۳] .

" پس جب کہ صور پھونک دیا جائیگا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے ' نہ آپس کی پوچھ گچھ ' جن کے ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات والے ہو گئے اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لئے جہنم واصل ہوئے " .

اسی طرح حدیث پاک میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا : (من بطا به عمله لم يسرع به نسبه) [صحیح مسلم (۲۶۹۹) ' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی " جسکو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا " مطلب یہ ہے کہ عمل ہی کے ذریعہ بندہ آخرت کے درجات کو حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ ولكل درجات مما عملوا ﴾ [الأنعام : ۱۳۲] یعنی " ہر ایک کو ان کے اعمال کے سبب درجے ملیں گے " .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جس کو اس کا عمل اللہ کے یہاں اونچے درجات کے حصول کا مستحق نہیں ٹھہرا سکا وہ اپنے حسب ونسب کے ذریعے ان درجات ومراتب تک کبھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اللہ رب العزت نے جزاء کی بنیاد اعمال پر رکھی ہے حسب ونسب پر نہیں' یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی مغفرت ورحمت کے حصول کے لئے مسارعت ومبادرت کا جو حکم دیا ہے اس کی بنیاد حسب ونسب کے بجائے اچھے اور نیک اعمال پر رکھی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ وسارعوا إلى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السماوات والأرض أعدت للمتقين الذين ينفقون في السرآء والضرآء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين ﴾ [آل عمران :۱۳۳ - ۱۳۴] یعنی ,,اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے' جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقعہ پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں' غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں' اللہ تعالی ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے'' .

نیز ارشاد ربانی ہے : ﴿ إن الذين هم من خشية ربهم مشفقون والذين هم بآيات ربهم يؤمنون والذين هم بربهم لا يشركون والذين يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة أنهم إلى ربهم راجعون أولئك يسارعون في الخيرات وهم لها سابقون ﴾ [المؤمنون :۵۷ - ۶۱] یعنی ,,یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف لوٹنے والے ہیں' یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں'' [نیز ملاحظہ ہو : جامع العلوم والحکم لابن رجب (۱/۳۰۸)].

چنانچہ اس طرح کی قرآن میں بکثرت آیات موجود ہیں جو واضح طور سے یہ اعلان کرتی ہیں کہ صرف نیک اور صالح اعمال اور پاکیزہ طاعات ہی اللہ کی مرضی وخوشنودی سے ظفریابی اور بلند درجات کے حصول کا ذریعہ ہیں' اسی طرح اللہ کا تقرب حسب ونسب' مال ودولت اور جاہ وسلطان پر اعتماد وبھروسہ کرنے کے بجائے صرف اس کے پسندیدہ اعمال' اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری سے ہی حاصل ہوسکتا ہے .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا: ,,حقیقی فضیلت ظاہر وباطن میں اس ایمان وعلم کی اتباع ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا' چنانچہ جو شخص ان میں زیادہ مضبوط ہوگا وہی زیادہ افضل ہوگا' لہذا افضلیت کی بنیاد کتاب وسنت میں وارد پسندیدہ اور لائق تحسین نام مثلا اسلام وایمان' بر وتقوی' علم وعمل صالح اور احسان وغیرہ ہیں اور قطعا اس کی بنیاد کسی کے صرف عربی یا عجمی یا کالے یا سفید یا دیہاتی یا شہری ہونے پر نہیں'' [اقتضاء الصراط المستقیم (ص : ۵۱۴)].

چنانچہ اسی معنی کو ایک شاعر نے اپنے الفاظ میں اس طرح واضح کیا ہے :

لعمرک ما الإنسان إلا بدينه

فلا تترک التقوى اتكالا على النسب

لقد رفع الإسلام سلمان فارس

وقد وضع الشرک النسيب أبا لهب

یعنی ,,انسان کی کل کائنات اس کا دین ہے لہذا نسب پر بھروسہ کرکے تقوی کو ترک نہ کرو'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک اسلام نے سلمان فارسی کو بلند کر دیا اور شرک نے ابولہب جیسے نسب والے کو پستی میں دھکیل دیا''.

چنانچہ ان تمام باتوں کی شہادت اللہ کے رسول کی وہ حدیث بھی دیتی ہے جس میں آپ نے فرمایا: (إن آل بني فلان ليسوا لي أولياء' وإنما ولي الله و صالح المؤمنين) [صحیح بخاری (۵۹۹۰)'صحیح مسلم (۲۱۵)] یعنی'' آل بنی فلان میرے دوست نہیں ہیں بلکہ میرا ولی صرف اللہ تعالی اور صرف مومنین میرے دوست ہیں'' چنانچہ آپ نے اس بات سے لوگوں کو آگاہ کر دیا کہ آپ کے خاندان والے مجرد نسب کی وجہ سے آپ کے دوست اور مددگار نہیں ہو سکتے بلکہ آپ کا مددگار اور رفیق اللہ تعالی اور تمام جنس ومختلف خاندانوں کے نیک مومن ہیں نیز ولایت کا حصول نسب کے ذریعے ممکن نہیں چاہے وہ کتنا ہی قریب کیوں نہ ہو بلکہ اس کا دارو مدار ایمان اور عمل صالح پر ہے چنانچہ جو ایمان اور عمل کے اعتبار سے اکمل ہوگا وہی ولایت کے اعتبار سے بھی بڑا ہوگا اور اس کا شمار آپ کے اولیاء میں سے ہوگا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں ایمان کے زیور سے آراستہ کرے اور ہدایت یافتہ و رہنما لوگوں میں سے بنائے' اپنے طاعت کی توفیق دے اور اپنے متقی اور پرہیزگار بندوں میں سے بنائے' آمین.

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(١١)

کبیرہ گناہوں سے تحذیر

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں جن چیزوں کی اہمیت کو اجاگر فرمایا اور تاکید کے ساتھ ان کا ذکر کیا ان میں مومن کو ہلاک کرنے والی چیزوں سے تحذیر اور بڑے بڑے گناہوں اور معصیتوں سے اجتناب کا حکم بھی شامل ہے بالخصوص اللہ کے ساتھ شرک کرنا' معصوم جانوں کو قتل کرنا' زنا کرنا اور چوری کرنا' چنانچہ سلمہ بن قیس اشجعی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا : (ألا إنما هن أربع : أن لا تشركوا بالله شيئا ' ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ' ولا تزنوا ولا تسرقوا) [مسند احمد (۴/۳۳۹)' معجم طبرانی (۶۳۱۷)' حاکم نے مستدرک (۴/۳۵۱) صحیح سند سے روایت کیا ہے اور البانی نے سلسلہ صحیحہ (۱۷۵۹) میں اسے صحیح کہا ہے] .

یعنی ,,جان لو کہ وہ بڑے بڑے گناہ جو ہلاکت کا سبب ہیں چار ہیں' خبردار : اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' اس نفس کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ' زنا نہ کرو' اور چوری نہ کرو'' [ملاحظہ ہو: صحیح بخاری (۱۸) وصحیح مسلم (۱۷۰۹) میں عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں نبی کریم ﷺ کی صحابہ کرام سے ان چاروں چیزوں سے دوری پر بیعت کا ذکر ہے].

چنانچہ آپ نے ان عظیم گناہوں اور ہلاکت میں ڈالنے والی برائیوں سے ڈرایا اور روکا نیز اپنے کلام کی ابتداء (ألا إنما هن أربع) کے تحذیری اسلوب سے کی جو ان گناہوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطورت اور سنگینی پر واضح طور سے دلالت کرتا ہے ۔

گناہوں کی دو قسمیں ہیں: گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ

گناہ کبیرہ : یہ ایسے گناہ ہیں جن کے کرنے والے کے لئے لعنت، اللہ کا غضب، جہنم کی دھمکی، دنیا میں حد یا آخرت میں وعید وارد ہوئی ہے؛ مثلاً ان کے کرنے والے کے حق میں یہ آیا ہو کہ وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا یا اس کی خوشبو تک سے محروم رہے گا یا اس سے ایمان کی نفی کی گئی ہو یا یہ کہا گیا ہو کہ جس نے ایسا کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا یہ کہ اس کا کرنے والا گنہ گار ہے اس طرح کے تمام گناہ کبائر کے زمرے میں آتے ہیں' [ملاحظہ ہو : مجموع الفتاوی لا بن تیمیۃ (۱۱/۶۵۰- ۶۵۲)].

چنانچہ اس کے ضمن میں شرک، قتل، زنا، چوری، جادو، پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر الزام تراشی، یتیم کا مال کھانا، سود خوری، والدین کی نافرمانی، جھوٹی قسم، جھوٹی شہادت، شراب نوشی، جھوٹ، غیبت اور چغلی جیسے گناہ شامل ہیں اور ان سارے گناہوں کا کبیرہ ہونا نصوص سے ثابت ہے ۔

اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن کریم میں مختلف مقامات پر بڑے گناہوں سے بچنے والوں کی تعریف بیان کی ہے نیز انہیں عمدہ ٹھکانے، بڑے ثواب اور بہترین جگہ سے نوازنے کا وعدہ بھی کیا ہے ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ الذین یجتنبون کبائر الإثم والفواحش إلا اللمم إن ربک واسع المغفرة ﴾ [النجم: ۳۲] یعنی,, ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے، بے شک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے'' نیز ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ والذین یجتنبون کبائر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الإثم والفواحش وإذا ما غضبوا هم يغفرون ﴾ [الشوری : ۳۷] یعنی ,,اور جو کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت بھی معاف کر دیتے ہیں''

مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : ﴿ إن تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نکفر عنکم سیئاتکم وندخلکم مدخلا کریما ﴾ [النساء : ۳۱] یعنی ,,اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کر دیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے''.

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتلا دیا ہے کہ بندوں کے چھوٹے بڑے تمام اعمال کو اس نے گن رکھا ہے اور یہ سب لکھا ہوا ہے قیامت کے دن بندہ انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے پائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ بروں کو ان کے عمل کے مطابق برا اور اچھوں کو ان کے عمل کے مطابق اچھا بدلہ عطا کرے' ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿ ویقولون یا ویلتنا مال هذا الکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة إلا أحصاها ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک أحدا ﴾ [الکهف : ۴۹] یعنی ,,اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا' اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا'' نیز اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا :

﴿ وکل صغیر وکبیر مستطر ﴾ [القمر : ۵۳] یعنی ,,ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے''.

اسی طرح ان گناہوں کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ نے سخت دھمکی دی ہے. جس قدر گناہ بڑا ہوگا اسی قدر وعید و عقاب سخت ہوگا؛ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿ والذین لا یدعون مع الله إلها آخر ولا یقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يلق أثاما يضاعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانا ﴾ [الفرقان : ٦٨ - ٦٩] یعنی ,,اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالی نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا' اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا''.

چنانچہ گناہ کبیرہ خطورت اور سنگینی کے اعتبار سے مختلف اور متفاوت ہیں' جیسا کہ ان کے ارتکاب میں اصرار و تکرار اور دوسرے گناہوں کی آمیزش سے ان کی خطورت مزید دوچند ہو جاتی ہے' ان میں سب سے بڑے وہ چار گناہ ہیں جن کی آپ ﷺ نے گزشتہ حدیث میں نشاندہی فرمائی' اور نہ صرف آپ نے حجۃ الوداع میں عام لوگوں کی اس کی طرف توجہ دلائی بلکہ انتہائی تاکید کے ساتھ ان سے ڈرایا اور اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ گناہ اپنے ارتکاب کرنے والے کے لئے سخت ضرر رساں اور دنیا و آخرت میں عظیم خطورت کے باعث اور دردناک عذاب کا سبب ہیں.

پھر ان چاروں گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے' چنانچہ گناہوں میں کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں' اس گناہ کی خطورت اور سنگینی پر تنبیہ کی خاطر آپ نے اسے سب سے پہلے ذکر کیا اور بقیہ تینوں گناہوں پر مقدم کیا' یہ ایسا گناہ ہے جو اپنے مرتکب کو قیامت کے دن پست و ذلیل کر کے منہ کے بل جہنم میں لے جائے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا' نہ ہی موت اس کا خاتمہ کرے گی کہ مر جائے اور نہ ہی اس کے عذاب میں تخفیف کی جائیگی' جنت اس پر حرام ہوگی' وہ اس کی خوشبو نہیں پائے گا چہ جائیکہ اس کی نعمتوں سے لذت اندوز اور فیضیاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوْارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿ إنه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة وماواه النار وما للظالمين من أنصار ﴾ [المائدہ : ۷۲] یعنی ,, یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے' اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا''.

شرک کے علاوہ دوسرے گناہ کرنے والے کے لئے بخشش کی امید کی جاسکتی ہے اور اگر اللہ نے قیامت کے دن اس کو عذاب دیا تو وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا البتہ مشرک کے بخشش کی کوئی امید نہیں اور نہ ہی اس کے لئے معافی کا کوئی راستہ ہے اور نہ ہی آگ کے عذاب سے اس کو نجات ہے' وہ ہمیشہ اس میں رہے گا؛ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : (أما أهل النار الذين هم أهلها فإنهم لا يموتون فيها ولا يحيون' ولكن ناس أصابتهم النار بذنوبهم فأماتتهم إماتة حتى إذا كانوا فحما أذن بالشفاعة فجيء بهم ضبائر ضبائر فبثوا على أنهار الجنة' ثم قيل : يا أهل الجنة أفيضوا عليهم ' فينبتون نبات الحبة تكون في حميل السيل) [صحیح مسلم (۱۸۵) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث].

یعنی اہل جہنم کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: ,,وہ لوگ جو جہنم کے حقدار اور اس کے حقیقی اہل ہیں وہ اس میں نہ مریں گے' نہ جئیں گے' البتہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں ان کے بعض گناہوں کے سبب جہنم کی آگ جلائے گی چنانچہ وہ انہیں دردناک موت سے دوچار کردے گی یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہوجائیں گے' ان کے لئے شفاعت کی اجازت دی جائیگی' تب انہیں جماعتوں کی شکل میں الگ الگ لاکر جنت کی نہروں پر پھیلا دیا جائیگا' پھر کہا جائیگا : اے جنت والو ان کے اوپر (پانی) بہاؤ' چنانچہ وہ سیلاب کے کیچڑ میں اگنے والے دانے کی طرح اگیں گے''.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بات کی مزید تائید اللہ تعالی کے اس فرمان سے ہوتی ہے : ﴿ إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا ﴾ [النساء : ١١٦] یعنی ,, اللہ تعالی قطعا نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا '' ۔ اسی لئے مشرک کی حالت پر تعجب در تعجب ہے کہ اللہ تعالی اسے پیدا کرتا ہے پھر وہ اللہ کے علاوہ پتھر یا درخت یا قبر وغیرہ کی عبادت کرتا ہے جو خود اپنے کسی نفع نقصان، دینے لینے، اور روکنے ٹوکنے کے مالک ومختار نہیں چہ جائیکہ وہ دوسروں کے لئے کچھ کرسکیں؛ اسی لئے جب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: (ان تجعل لله ندا وهو خلقك) [صحیح بخاری (٤٤٧٧)، صحیح مسلم (٨٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی ,, یہ کہ تم اللہ کا ساجھی اور شریک بناؤ حالانکہ تم کو اسی نے پیدا کیا'' ۔

پھر آپ غور کریں کہ اس سے بڑا گناہ، اس سے عظیم جرم، اور اس سے بدترین کام اور کونسا ہوگا کہ ایک کمزور وناتواں، ناقص مخلوق کو خالق کائنات اور عظیم رب کا شریک ٹھہرایا جائے، یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں تین جگہوں پر مشرکین کے تعلق سے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالی کی کما حقہ قدر نہیں کی، ظاہر ہے جو شخص کسی کو اللہ جل شانہ کا شریک اور ساجھی بنالے وہ بھلا اللہ رب العزت کی قدر کیونکر اور کیسے کرسکتا ہے؟ اللہ سبحانہ کی ذات ان کے شرکیات سے بلند وبالا، پاک اور منزہ ہے ۔

شرک کے بعد گناہوں میں خطورت اور سنگینی کے اعتبار سے معصوم جانوں کا خون بہانا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زنا اور چوری ہے، یہ تینوں گناہ مخلوقات کے حق پر ظلم وزیادتی ہے جیسا کہ شرک اللہ رب العزت کے حق پر ظلم وزیادتی ہے۔

ان جانوں کو قتل کرنا جن کا قتل اللہ تعالی نے حرام قرار دیا معصوم جانوں پر، زنا محفوظ عزتوں پر، اور چوری محترم مالوں پر ظلم وزیادتی ہے یہ سب کے سب ناجائز اور حرام ہیں، جیسا کہ آپ کا یہ عظیم اور مبارک فرمان عرفہ اور منی کے خطبے میں گزر چکا ہے آپ نے فرمایا: (ألا إن دماء كم وأموالكم وأعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا، في شهركم هذا، في بلدكم هذا) [صحیح بخاری (۱۷۴۱)، صحیح مسلم (۱۶۷۹) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: ,, جان لو کہ تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو کی حرمت بھی قیامت تک ایسے ہی ہے جیسا کہ آج کے دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے،،

چنانچہ آپ نے وہاں ان کی حرمت کو بیان کیا اور یہاں ان کی پامالی سے ڈرایا اور خبردار کیا۔

یہاں یہ بات بھی جان لینی مناسب ہے کہ جس گنہگار نے چاہے اس کا گناہ کتنا بھی بڑا ہو اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالی اس کے توبہ کو قبول فرمائے گا کیونکہ توبہ سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ قل يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا إنه هو الغفور الرحيم ﴾ [الزمر : ۵۳] یعنی ,, میری جانب سے کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے،،۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۱۲)

جنت میں صرف مومن جائے گا

سب سے عظیم چیز جسے آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر روشن اور پر نصیحت الفاظ میں بیان کیا وہ ایمان کی اہمیت ہے کہ اسی پر دنیا و آخرت کی سعادت و کامیابی کا دارومدار ہے اور جنت نعمتوں، لذتوں، خوشبوؤں اور عیش و آرام کا گھر ہے لیکن اس میں صرف اہل ایمان ہی جائیں گے اور جو شخص مومن نہ ہوگا تو وہ نہ صرف جنت اور اس کی خوشبو سے محروم ہوگا بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

مسند امام احمد میں بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا (لا یدخل الجنة إلا مؤمن) [مسند احمد (۳/۴۱۵) و(۴/۳۳۵) ' البانی نے ارواء الغلیل (۴/۱۲۹) میں اسے صحیح کہا ہے] کہ ,, جنت میں صرف مومن داخل ہوگا'' نیز آپ نے اس عظیم فرمان کی نشرو اشاعت اور اعلان کے لئے متعدد صحابہ کرام کو روانہ کیا تا کہ اللہ کی یہاں آپ جواب دہی سے بچ جائیں اور بندوں پر حجت بھی قائم ہو جائے جیسا کہ مسند ہی میں بشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول نے ایام تشریق میں یہ حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دیا جائے (لا یدخل الجنة إلا مؤمن) [مسند احمد (۳/۴۱۵) و(۴/۳۳۵)' البانی نے ارواء الغلیل (۴/۱۲۹) میں اسے صحیح کہا ہے] کہ ,, جنت میں صرف مومن داخل ہوگا'' اور بعض دوسری روایتوں میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بشر بن سحیم رضی اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عنہ کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کردیں (ألا! إنه لا يدخل الجنة إلا مؤمن) [مسند احمد (۳/۴۱۵) و (۴/۳۳۵) 'البانی نے إرواء الغليل (۴/۱۲۹) میں اسے صحیح کہا ہے] کہ ,,خبردار! بے شک جنت میں صرف مومن داخل ہوگا'' اور صحیح مسلم میں کعب بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما کو یہ اعلان دیکر بھیجا (لا يدخل الجنة إلا مؤمن) [صحیح مسلم (۱۱۴۲)] کہ ,,جنت میں صرف مومن داخل ہوگا''.

اسی طرح اس سے ایک سال قبل آپ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مکہ اسی پیغام کے ساتھ بھیجا تھا چنانچہ مسند احمد میں محرر بن ابی ہریرہ اپنے باپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا میں ان کے ساتھ تھا' تو ان کے بیٹے ,,محرر'' نے کہا: آپ لوگ کس چیز کا اعلان کرتے تھے؟ فرمایا: ہم لوگ اعلان کرتے تھے کہ ,,جنت میں صرف مومن داخل ہوگا'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں زور زور سے یہ اعلان کرتا رہا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی [مسند احمد (۲/۲۹۹)' سنن نسائی (۲۹۵۸) البانی نے صحیح سنن نسائی (۲/۶۲۹) میں اسے صحیح کہا ہے].

اس سے پہلے بھی کئی بار آپ نے مختلف صحابہ کرام کو اس اعلان کے ساتھ روانہ فرمایا تھا چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ خیبر کے دن اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون) [صحیح مسلم (۱۱۴) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث] یعنی ,,اے خطاب کے بیٹے! تم لوگوں میں جا کر اعلان کردو کہ مومنین کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا'' عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فورا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں جا کر یہ اعلان کر دیا کہ جنت میں صرف مومنین ہی جائیں گے.

اسی طرح آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا : (يا بلال قم فاذن لا يدخل الجنة إلا مؤمن) [صحیح بخاری (۲۶۰۶) صحیح مسلم (۱۱۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اور لفظ مذکور صحیح بخاری کا ہے] یعنی آپ نے فرمایا ,,اے بلال ! اٹھو اور لوگوں میں جا کر اعلان کر دکہ جنت میں صرف مومن جائیگا" .

چنانچہ اس معنی و مفہوم کی بکثرت احادیث وارد ہیں تا کہ بندوں کی خیر خواہی، اللہ سے معذرت، حجت کا قیام، اور ایمان کی قدر و منزلت کی وضاحت ہو جائے اور یہ کہ اللہ کی نعمتیں، اس کا ثواب اور اس کی مرضی و خوشنودی سے ظفریابی بغیر ایمان کے ممکن نہیں ؛لہذا مومنین ہی اللہ کی نعمتوں اور اس کے ثواب اور جنت کے اہل ہیں اور جو ان کے علاوہ ہیں ان کے لئے کسی نعمت کی امید نہیں، کامیابی کا کوئی راستہ نہیں بلکہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ ہی نہیں .

جس پر حجت قائم ہو گئی اور رسولوں کی دعوت اس تک پہنچ گئی پھر بھی اس نے حق کو قبول کرنے سے گریز کیا، یا رسولوں کی تکذیب کی، یا اللہ رب العالمین کی اطاعت سے تکبر اور گھمنڈ کیا، یا اس نے روگردانی اور اعراض کو اپنا وطیرہ بنایا، تو ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن جہنم کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں اور یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے، ارشاد باری تعالی ہے :

﴿ إن الذين كذبوا بآياتنا واستكبروا عنها لا تفتح لهم أبواب السماء ولا يدخلون الجنة حتي يلج الجمل في سم الخياط و كذلک نجزي المجرمين لهم من جهنم مهاد ومن فوقهم غواش و كذلک نجزي الظالمين والذين آمنوا وعملوا الصالحات لا نكلف نفسا إلا وسعها أولئک أصحاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجنة هم فيها خالدون ﴿ ونزعنا ما في صدورهم من غل تجري من تحتهم الأنهار وقالوا الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونودوا أن تلكم الجنة أورثتموها بما كنتم تعملون ﴾ [الأعراف : ۴۰ - ۴۳].

یعنی ,,جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے اور ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں' ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا اور ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کسی کا مکلف نہیں بناتے وہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' اور جو کچھ ان کے دلوں میں کینہ تھا ہم اس کو دور کر دیں گے' ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالی ہم کو نہ پہنچاتا' واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لیکر آئے تھے' اور ان سے پکار کر کہا جائیگا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے ''.

چنانچہ جنت اہل ایمان اور اللہ کے مطیع و فرمانبردار بندوں کا ٹھکانہ ہے اور وہ لوگ جو ان کے علاوہ ہیں چاہے وہ ملحد ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے یا کفار ہوں جو اسکی اور اسکے رسول کی تکذیب کرتے ہیں یا مشرکین ہوں جو اس کے ساتھ غیر کی بھی عبادت کرتے ہیں یا منافقین ہوں جو بظاہر مومن اور بباطن کافر ہوتے ہیں سب کے سب جہنم کا ایندھن ہیں' اللہ تعالی انہیں ہمیشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ اسی میں رکھے گا' نہ کوئی نجات دہندہ انہیں نجات دلائے گا' نہ ہی انہیں موت آئیگی اور نہ ہی عذاب میں تخفیف کی جائے گی بلکہ اس کے برعکس ان کے عذاب میں اضافہ ہی کیا جائے گا' ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ فذوقوا فلن نزيدكم إلا عذابا ﴾ [النبا : ٣٠] یعنی "اب تم اپنے کیئے کا مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے" [شیخ عبدالرحمن بن سعدی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جہنیوں کے عذاب کے سلسلے میں یہ سب سے شدید ترین آیت ہے' اللہ تعالی ہمیں اس سے پناہ دے' آمین] ! یہ تو طحدین' کفار' مشرکین اور منافقین کا دردناک حال ہوگا جبکہ اہل ایمان جنت میں سعادت کے ساتھ اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے' ان کے لئے اس میں ہر وہ چیز مہیا کی جائیگی جس کی وہ خواہش کریں گے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت کوش ہوں گی نیز وہ اس میں ابدی زندگی سے سرفراز ہوں گے .

اس سے ایمان کے بلند مرتبے اور اس کے اونچے درجے کا پتہ چلتا ہے اور یہی سب سے عظیم مقصد اور سب سے بہترین غرض و غایت ہے کیونکہ دنیا و آخرت کی سعادت' عظیم اہداف و مقاصد کا حصول' جنت اور اس کی نعمتوں سے کامیابی' جہنم اور اللہ رب العزت کی ناراضگی سے نجات' اللہ تعالی کی دائمی خوشنودی سے سرفرازی' اور بلا کسی ضرر و فتنہ کے اس کی لذت دیدار سے بہرہ وری اسی کی مرہون منت ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اہل ایمان جن عمدہ آثار و نتائج سے مستفید ہوں گے ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا البتہ مختصرا اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ہر بھلائی ایمان کی شاخ اور اس کے وجود سے وابستہ ہے اور ہر برائی اور ہلاکت و بربادی اپنی تمام قسموں اور شاخوں کے ساتھ ایمان کی کمی یا اس کے فقدان کا نتیجہ ہے .

جب ایمان کامل ہوتا ہے تو صاحب ایمان تمام واجبات کی ادائیگی کرتا ہے اور تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محرمات سے اجتناب کرتا ہے جس کی نتیجے میں وہ جہنم سے نجات پاکر بلا حساب وعقاب جنت میں جائیگا اور اگر صاحب ایمان کا ایمان کمزور اور ناقص ہے جس کی وجہ سے وہ بعض واجبات کو ترک یا بعض محرمات کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو یہ ناقص ایمان اسے جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہنے سے بچالے گا جیسا کہ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ سے بکثرت نصوص وارد ہیں کہ جس کے دل میں ایمان کا تھوڑا سا بھی حصہ ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش نہیں رہے گا اور اخیر میں وہ جہنم کی آگ کے ذریعے گناہوں اور نافرمانیوں کی پلیدگی سے پاک کر کے جنت میں منتقل کردیا جائیگا اور یہی اس کا آخری اور دائمی ٹھکانہ ہوگا [چنانچہ اس معنی میں انس رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (يخرج من النار من قال : لا إله إلا الله وفي قلبه وزن شعيرة من خير، ويخرج من النار من قال : لا إله إلا الله وفي قلبه وزن برة من خير، ويخرج من النار من قال : لا إله إلا الله وفي قلبه وزن ذرة من خير) یعنی ,,جہنم سے اسے نکالا جائیگا جس نے لا إله إلا الله کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھلائی ہے' اور جہنم سے اسے نکالا جائیگا جس نے لا إله إلا الله کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھلائی ہے' اور جہنم سے اسے نکالا جائیگا جس نے لا إله إلا الله کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہے'' صحیح بخاری (۴۴)' صحیح مسلم (۳۲۵-۱۹۳)].

لہذا آخرت میں لوگوں کے درجات ومراتب کی تعیین ان کے ایمان' اس کے وجود اور عدم وجود اور اس میں کمی وزیادتی کے حساب سے ہوگی' توفیق صرف اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے' اور سارا احسان اسی کا ہے' ارشاد باری تعالی ہے : ﴿ بل الله يمن عليكم أن هداكم للإيمان إن كنتم صادقين ﴾ [الحجرات : ۱۷] یعنی ,,بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو'' اسی لئے جب اہل ایمان جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے اور اپنی جگہیں حاصل کر لیں گے تو اللہ تعالی کے فضل واحسان کا اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے : ﴿ الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله لقد جاء ت رسل ربنا بالحق ونودوا أن تلكم الجنة أورثتموها بما كنتم تعملون ﴾ [الأعراف : ۴۳] یعنی ,,اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالی ہم کو نہ پہنچاتا' واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لیکر آئے تھے' اور ان سے پکار کر کہا جائیگا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے" چنانچہ اللہ تعالی نے اس آیت میں دو چیزیں جمع کر دی ہیں پہلے اہل جنت کا اعتراف اور ان کی اپنے رب کی نعمت پر ثنا خوانی جس نے انہیں یہ منازل عطا کیا اور پھر اس سبب کا ذکر کیا جس کی وجہ سے انہیں یہ فضل واحسان حاصل ہوا یعنی ایمان اور اس کے مطابق عمل' دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں سچا ایمان عطا فرمائے اور ہمیں ایمان کے زیور سے آراستہ کر دے اور ہم سب کو رہنما اور ہدایت یافتہ بنا دے' آمین.

☆☆☆

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر مختلف وصیتیں

کچھ اور بھی باتیں ہیں جن کو نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی تقریروں اور نصیحتوں میں بیان کیا جن کی لوگوں کو سخت ضرورت ہے تا کہ ان کی حالتیں اپنے رب کے ساتھ اور اپنی انفرادی اور اجتماعی و معاشرتی زندگی میں ٹھیک رہیں' ساری باتوں کو بالتفصیل عرض کرنے کی گنجائش نہیں لیکن ان میں سے چند باتیں بر سبیل اجمال عرض ہیں۔

آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں جو خطبے دیئے اور جو نصیحتیں کیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے لوگوں کو اتباع سنت اور نبوی منہج کو لازم پکڑنے کی تاکید کی' نیز بدعات وخرافات' آپ کے بارے میں بغیر علم کے کہنے یا آپ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھنے اور آپ کی سنت سے مفارقت' سے آپ نے لوگوں کو منع فرمایا چنانچہ مسند احمد میں عمرو بن مرہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ مرہ سے سنا' انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ہمارے درمیان اللہ کے رسول ﷺ ایک سرخ کان کٹی ہوئی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور فرمایا : (أتدرون أي يوم هذا ؟ قلنا : يوم النحر... وذكر الحديث وفيه (ألا وإني فرطكم على الحوض أنظركم' وإني مكاثر بكم الأمم فلا تسودوا وجهي' ألا وقد رأيتموني وسمعتم مني' وستسألون عني' فمن كذب علي فليتبوأ مقعده من النار' ألا وإني مستنقذ رجالا أو ناسا ومستنقذ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منـي آخرون، فأقول : يـا رب أصحابي، فيقال : إنك لاتـدري ما أحدثوا بـعـدك) [مسند احمد (۴۱۲/۵) اس کے محققین نے (۳۸/۴۸۲) اسکی سند کو صحیح کہا ہے نیز یہ سنن ابن ماجہ (۳۰۵۷) میں بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہے اور البانی نے صحیح سنن ابن ماجہ (۲۴۹۹) میں اسے صحیح کہا ہے] یعنی ,, جان لو کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچ کر تمہارا انتظار کروں گا' اور میں تمہاری وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا تو تم مجھے رسوا مت کرنا' خبردار! تم لوگوں نے مجھے دیکھ لیا اور میری باتوں کو سن لیا' اور عنقریب تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا تو جس نے مجھ پر جھوٹ گڑھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنا لے' اور یہ بھی جان لو کہ بہت سارے لوگوں کو اللہ کے عذاب سے اس کی مرضی کے مطابق نجات دلاؤں گا اور کچھ لوگوں کو مجھ سے روک لیا جائے گا' تب میں کہوں گا : اے میرے رب ! یہ میرے امتی ہیں' تو مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں کیا بدعتیں ایجاد کی ہیں''.

چنانچہ یہ آپ کی بہت بڑی تحذیر ہے جو کہ بدعات وخرافات' ہواء پرستی' دین میں نئی باتیں ایجاد کرنے اور آپ پر جھوٹ گڑھنے اور آپ کے بارے میں بلاعلم گفتگو کرنے سے متعلق ہے کیونکہ یہ اتنے بڑے گناہ اور عظیم جرم ہیں جو جہنم میں جانے کا سبب ہیں.

اسی طرح آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی پر ابھارا نیز دوسروں کے حقوق پر ظلم وزیادتی' ان کی عزتوں سے کھلواڑ اور ان کی غیبت وبرائی کرنے سے ڈرایا اور منع کیا .

امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا (امك وابـاك واختك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واخاک ثم ادناک) یعنی ,,اپنی ماں باپ کے ساتھ' بہن اور بھائی کے ساتھ پھر اپنے دوسرے قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو'' راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک جماعت آئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ! بنو یربوع قبیلہ کے لوگوں نے ہمیں مار ڈالا تو آپ نے فرمایا: (لا تجني نفس علی اخری) یعنی ,,کوئی نفس کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے'' پھر ایک آدمی جو رمی جمار کرنا بھول گیا تھا اس نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا:(ارم ولا حرج) ,,کنکری مار دو' کوئی حرج نہیں'' پھر ایک شخص نے آ کر عرض کیا : اے اللہ کے رسول میں طواف کرنا بھول گیا' آپ نے فرمایا : (طف ولا حرج) ,,طواف کر لو' کوئی حرج کی بات نہیں'' پھر ایک شخص آیا جس نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کروالیا تھا تو آپ نے فرمایا : (اذبح ولا حرج) ,,ذبح کردو' کوئی حرج نہیں'' راوی کہتے ہیں کہ اس دن صحابہ کرام نے آپ سے جس کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے (لا حرج ولا حرج) یعنی ,,کوئی حرج نہیں' کوئی گناہ نہیں'' یہی کہہ کر سب کو جواب دیا' پھر آپ نے فرمایا:(أذهب الله الحرج إلا رجل اقترض مسلما فذلک الذي حرج وهلک) وقال: (ما أنزل الله عز وجل داء إلا أنزل له دواء إلا الهرم) [المعجم الکبیر (۴۸۴) 'البانی نے صحیح الجامع (۱۴۰۰) میں اسے حسن کہا ہے] یعنی ,,اللہ تعالی نے حرج وگناہ کو دور کر دیا ہے مگر ایسا شخص جس نے کسی مسلمان کی عزت سے کھلواڑ کیا تو وہ گنہگار رہا اور ہلاک ہو گیا'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ,,اللہ تعالی نے بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کی دوا نازل فرمائی ہے'' .

اسی طرح آپ ﷺ نے دوسروں پر ظلم وزیادتی سے ڈرایا اور بتایا کہ جو بھی شخص دوسرے پر ظلم وزیادتی کرے گا تو اس کے ظلم کا وبال گناہ یا قصاص کی شکل میں اسی پر لوٹ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائے گا' اسی طرح شیطان اور اس کے مکر وفریب سے ڈرایا اور بتایا کہ شیطان مصلیوں میں شرک کے وجود سے مایوس ہو چکا ہے البتہ اس مایوسی کا مطلب شرک کا مکمل خاتمہ نہیں' کیونکہ وہ باقی ہے' اور آپ نے یہ بھی بتایا کہ عنقریب شیطان کے پیروکار ہوں گے جو اس کی دعوت پر لبیک کہیں گے' اسی طرح آپ نے سود خوری سے اور ظلم وزیادتی سے ڈرایا .

امام ابن ماجہ نے عمرو بن الأحوص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا : (يا أيها الناس ! ألا اي يوم أحرم ؟ ثلاث مرات' قالوا : يوم الحج الأكبر' قال : فإن دماء كم وأموالكم وأعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا' في شهركم هذا' في بلدكم هذا' ألا لايجني جان إلا على نفسه' ولا يجني والد على ولده' ولامولود على والده' ألا إن الشيطان قد أيس أن يعبد في بلدكم هذا أبدا' ولكن سيكون له طاعة في بعض ماتحتقرون من أعمالكم' فيرضى بها' ألا وكل دم من دماء الجاهلية موضوع' وأول ما أضع منها دم الحارث بن عبد المطلب' كان مسترضعا في بني ليث فقتلته هذيل' ألا وإن كل ربا من ربا الجاهلية موضوع' لكم رؤوس أموالكم' لاتظلمون ولاتُظلمون' ألا يا أمتاه' هل بلغت ؟ ثلاث مرات' قالوا : نعم' قال : اللهم اشهد' ثلاث مرات) [سنن ابن ماجہ (۳۰۵۵)' البانی نے صحیح سنن ابن ماجہ (۲۴۹۷) میں اسے صحیح کہا ہے]' یعنی آپ ﷺ نے فرمایا

'' اے لوگو! سب سے زیادہ حرمت والا دن کونسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حج اکبر کا دن' آپ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون' تمہارے مال' اور تمہاری عزتیں تمہارے درمیان ایسے ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرام ہیں جیسا کہ تمہارا آج کا دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں حرام ہے' جان لو کہ ظالم اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے' باپ بیٹے پر ظلم نہ کرے نہ بیٹا باپ پر ظلم کرے' جان لو کہ شیطان تمہارے اس شہر میں اپنی عبادت سے مایوس ہوگیا ہے البتہ عنقریب تم بعض ان اعمال میں جنہیں تم حقیر اور چھوٹا سمجھتے ہو اس کی اطاعت کرو گے جس سے وہ خوش ہوگا' جان لو کہ جاہلیت کا ہر خون بے قدر و قیمت اور باطل ہے اور جاہلیت کا پہلا خون جسے میں باطل قرار دیتا ہوں وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے جسے قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے قبیلہ بنو لیث کے یہاں حالت رضاعت میں قتل کردیا تھا' اور یہ بھی جان لو کہ جاہلیت کا ہر سود باطل اور لغو ہے' تمہارے لئے تمہارا رأس المال ہے' نہ تم کسی پر ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا' پھر آپ نے تین بار ارشاد فرمایا: اے میری امت کے لوگو! کیا میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' آپ نے تین بار فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا''.

اسی طرح آپ نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں میراث بانٹ دیا ہے اور ہر انسان کو اس کا حصہ عطا کردیا ہے' نیز آپ نے یہ بھی بتایا کہ بچہ صاحب فراش کا ہوگا اور زانی کو پتھر ملے گا' ساتھ ہی ساتھ آپ نے اس بات سے بھی ڈرایا کہ کوئی فرد اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے' چنانچہ مسند احمد میں عمرو بن خارجہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اس حال میں کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور وہ اپنا لگام چبا رہی تھی نیز اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان سے ہوکر بہہ رہا تھا' چنانچہ آپ نے فرمایا: (إن الله قسم لكل إنسان نصيبه من الميراث' فلا تجوز لوارث وصية' الولد للفراش وللعاهر الحجر ' ألا ومن ادعى إلى غير أبيه' أو تولى غير مواليه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رغبة عنهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين' ولا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا) [مسند احمد (۴/۱۸۶)' ابن ماجہ (۲۷۱۲)' البانی نے صحیح الجامع (۱۷۹۴) میں اسے صحیح کہا ہے].

یعنی ,,بے شک اللہ رب العزت نے ہر انسان کا حق میراث مقرر کردیا ہے لہذا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں' لڑکا صاحب فراش کا ہوگا اور زانی کے لئے پتھر (سنگ ساری) ہے' جان لو کہ جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کی طرف یا کسی غلام نے اپنی نسبت اپنے مولی وسید کے علاوہ کی طرف ان سے بیزاری و بے نیازی کی بنیاد پر کی تو اس پر اللہ تعالی کی' اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' اللہ تعالی اس کے نوافل و فرائض دونوں کو نہیں قبول کرے گا.

اسی طرح آپ نے یہ بھی بتایا کہ دنیا کی عمر بہت کم اور اس کا زوال بالکل قریب ہے؛ اس لئے اس کے دھوکے میں پڑنے اور اس کے جال میں پھنسنے سے بچو' چنانچہ عرفہ کے دن سورج غروب ہونے سے پہلے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: (أيها الناس إنه لم يبق من دنيا كم فيما مضى منها إلا كما بقي من يومكم هذا فيما مضى منه) [مسند احمد (۲/۱۳۳)' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث' مسند کے محققین نے (۱۰/۳۱۴) اس حدیث کو صحیح لغیرہ کہا ہے]. یعنی ,,اے لوگو! تمہاری باقی ماندہ دنیا اتنی ہی ہے جتنا آج کا باقی ماندہ دن ہے".

اسی طرح آپ نے لوگوں کو پر سکون رہنے اور وقار بنائے رکھنے پر ابھارا نیز ایک دوسرے کو دھکا دینے سے منع کیا' چنانچہ میدان عرفہ سے نکلتے وقت ارشاد فرمایا: (يا أيها الناس عليكم بالسكينة والوقار) [سنن نسائی (۳۰۱۸)' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث' البانی نے صحیح سنن نسائی (۲/۳۴۶) میں اسے صحیح کہا ہے] یعنی ,,اے لوگو! سکینت اور وقار کو لازم پکڑو" اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے' اور اسی طرح جب جمرات کے پاس کافی لوگوں کا ازدحام ہوگیا تو آپ نے فرمایا: (يا أيها الناس لا يقتل بعضكم بعضا' وإذا رميتم فارموا بمثل حصى الخذف) [مسند احمد (۶/۳۷۶)'سنن ابوداود (۱۹۶۶)'ام جندب الأزدیۃ رضی اللہ عنہا کی حدیث' البانی نے صحیح الجامع (۷۸۹۰) میں اسے حسن کہا ہے] یعنی ,,اے لوگو! تم میں سے بعض بعض کو قتل نہ کرے' اور جب تم کنکری مارو تو چنے کے دانے کے مثل کنکری سے مارو''.

اسی طرح آپ نے امت کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اس کی صفت بیان کر کے اس کی نشاندہی کردی' چنانچہ صحیحین میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کی زندگی میں حجۃ الوداع کے بارے میں گفتگو کرتے تھے اور حجۃ الوداع کا مفہوم نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر دجال کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا: (ما بعث الله من نبي إلا أنذره أمته' أنذره نوح والنبيون من بعده' وإنه يخرج فيكم' فما خفي عليكم من شانه فليس يخفى عليكم' إن ربكم ليس بأعور' إنه أعور عين اليمنى كأنه عينه عنبة طافية ...) الحديث [صحیح بخاری (۴۴۰۲)' صحیح مسلم (۱۶۹)' سیاق مذکور صحیح بخاری کا ہے].

یعنی ,,اللہ تعالی کے مبعوث کردہ ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا' نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس کے خطرے سے اپنی امتوں کو آگاہ کیا' اس کا خروج تمہارے مابین ہوگا' پس گرچہ اس کے بعض معاملات تم پر مخفی رہ جائیں لیکن وہ تم پر مخفی نہیں رہ سکتا' تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ اس کی داہنی آنکھ کانی ہے' اس کی وہ آنکھ گویا پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے'' [ملاحظہ ہو: فتح الباری لابن حجر (۸/۱۰۷)].

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان امور کے علاوہ بھی آپ نے اپنی امت کی خیر خواہی اور ان کی دنیوی واخروی صلاح وفلاح کی خاطر انہیں ڈھیر ساری نصیحتیں فرمائیں اور انہیں اپنی بلیغ وصیتوں سے نوازا' اور ان کی عمدہ رہنمائی کی' تاکہ وہ صلاح وفلاح کے راستے پر گامزن اور دین حنیف پر قائم ودائم رہیں' اللہ رب العزت آپ کی امت کی جانب سے آپ کو بھرپور جزائے خیر عطا فرمائے نیز آپ پر اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں اور نیک بندوں کی جانب سے بہت بہت درود وسلام نازل ہو.

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

موضوعات .... صفحات

مقدمہ ۵

حجۃ الوداع میں آپ کے خطبوں کی قدر وقیمت ۸

یوم عرفہ کا خطبہ ۱۴

امور جاہلیت کا ابطال ۲۲

عورتوں کے متعلق آپ ﷺ کی وصیت ۲۹

مسلمانوں کے جان مال اور ان کی عزت و آبرو کی تحریم ۳۵

پانچ ایسی خصلتوں کا ذکر جو جنت میں دخول کی موجب ہیں ۴۳

مومن، مسلم، مجاہد اور مہاجر کا بیان ۵۰

سنت کے حاملین کے لئے سرسبزی و شادابی کی دعا ۵۶

تین چیزوں کے ہوتے ہوئے مسلمان کا دل خائن یا حاقد نہیں ہوتا ۶۲

اللہ کے نزدیک تم سب میں سے با عزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو ۶۸

کبیرہ گناہوں سے تحذیر ۷۵

جنت میں صرف مومن جائے گا ۸۲

دیگر مختلف وصیتیں ۸۹

فہرست مضامین ۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطب ومواعظ من حجة الوداع

تأليف

عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر

نقله إلى الأردية

محمد وسيم خان بن محمد نسيم خان

مراجعة وتصحيح

ألطاف الرحمن بن ثناء الله

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم
رحمن لائبریری
Cell
03334554058
0303-4807363
حافظ عبداللہ عزیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مطابع الحميضي ت: ٤٥٨١٠٠٠ ف: ٤٥٩٢١١٧ الرياض

ردمك: ٩٩٦٠-٥٢-٩٨٨-٦